الحق المبین

کا پہلا ایڈیشن

علامہ سید احمد سعید کاظمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

پیش لفظ

تخلیقِ انسانی کا مقصد معرفتِ الٰہی ہے اور معرفتِ الٰہی کا مبنیٰ مشاہدہ تجلیاتِ حسن لامتناہی اس مقصدِ عظیم کے تصوّر نے انسان کو ورطۂ حیرت میں مبتلا کر دیا۔ وہ ایک ایسے ضعیف و نادار اجنبی مسافر کی طرح حیران تھا۔ جسے کروڑوں میل کی دشوار گذار راہیں درپیش ہوں، اور منزلِ مقصود تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔

وہ عالمِ حیرت میں زبانِ حال سے کہتا تھا — کہ الٰہی! تیری معرفت کی منزل تک کیسے پہنچوں۔ میں کمزور ضعیف البنیان اور پھر مجھے بہکانے کے لئے قدم قدم پر شیطان — وہ پریشان ہو کر سوچتا تھا کہ ضعف کو قوت سے کیا نسبت۔ امکان کو وجوب سے کیا واسطہ! محدود کو غیر محدود سے کیا علاقہ کہاں حادث، کہاں قدیم، کہاں انسان، کہاں رحمٰن، نہ اس کے حسنِ جہاں کی تجلیوں تک میری نگاہیں پہنچ سکتی ہیں، نہ میں اس کے دیدار جمال کی تاب لا سکتا ہوں۔

انسان اسی کشمکش میں مبتلا تھا کہ قدرت نے بروقت اسکی دستگیری فرمائی۔ اور روحِ دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آئینہ وجود سے اپنے حسن لامحدود کی تجلیاں ظاہر فرما کر اپنی معرفت کی راہیں

اس پر روشن کر دیں۔

صلوٰۃ وسلام ہو اس برزخ کبریٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ التحیہ والثنا پر جس نے ضعف انسانی کو قوت سے بدل دیا۔ حدوث کو قدم کا آئینہ بنا دیا۔ امکان کو بارگاہِ وجوب میں حاضر کر دیا۔ مکان کا رشتہ لامکان سے جوڑ دیا۔ محدود کو غیر محدود سے ملا دیا۔ یعنی بندہ کو خدا تک پہنچا دیا۔

حق یہ ہے کہ رخسارِ محمدی آئینہ جمالِ حق ہے۔ اور خد و خالِ مصطفیٰ مظہرِ حسنِ کبریا۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایک کا انکار، دوسرے کے اقرار کے ساتھ جمع ہو جائے۔ اگر حق کے ساتھ باطل، نور کے ساتھ ظلمت کفر کے ساتھ اسلام کا اجتماع منصور ہو تو یہ بھی ممکن ہو گا۔ جب وہ محال ہے تو یہ بھی محال۔

بنا بریں اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہیں کہ حسنِ محمدی کا انکار جمالِ خداوندی کا انکار ہے۔ اور بارگاہِ نبوت کی توہین؛ حضرت الوہیت کی تنقیص۔

شانِ الوہیت کی توہین کرنے والا مومن نہیں۔ تو گستاخ نبوت کیونکر مسلمان ہو سکتا ہے؟

کوئی ملکیتہ خیال ہو ہمیں کسی سے عناد نہیں۔ البتہ منکرینِ کمالاتِ نبوت اور منقصین شانِ رسالت سے ہمیں طبعی تنفر ہے۔ اس لیے کہ وہ آئینہ جمالِ الوہیت میں عیب کے متلاشی ہیں۔ اور ان کا یہ طرزِ عمل نہ صرف مقصدِ تخلیق انسانی کے منافی ہے۔ بلکہ آداب بندگی کے بھی خلاف اور خالقِ کائنات سے

بھی عبادت کے مترادف ہے۔

اس کے باوجود بھی ہمیں ان سے کچھ سروکار نہیں۔ ہمارا مخاطب تو جمال الوہیت کے دیوانوں اور شمع رسالت کے ان پروانوں سے ہے جو ذاتِ پاک مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کو معرفت الٰہی اور قرب خداوندی کا وسیلۂ عظمیٰ جان کر ان کی شمع حسن و جمال پر قربان ہو جانے کو اپنا مقصدِ حیات سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہم نے دلائل سے الگ ہو کر صرف مسائل بیان کئے ہیں۔ البتہ ابتداء میں بطور مقدمہ چند ایسے اصول لکھ دیئے ہیں، جن کی روشنی میں ناظرین کرام پر اُن تمام تاویلات کا فساد روز روشن کی طرح واضح ہو جائیگا۔ جو توہین آمیز عبارات میں آج تک کی گئی ہیں۔ رہے دلائل؟ .... تو .... انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں ہر اختلافی مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ ہدیۂ ناظرین ہوگا۔ جس میں پوری تفصیل کے ساتھ دلائل مرقوم ہوں گے۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز

اس کے بعد یہ بھی عرض کر دوں کہ اس رسالہ میں تمام حوالجات و عبارات منقولہ کو میں نے بذاتِ خود اصل کتب میں دیکھ کر پوری تحقیق اور احتیاط کے ساتھ نقل کیا ہے۔ اگر ایک حوالہ بھی غلط ثابت ہو جائے تو میں اس سے رجوع کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کر لوں گا۔ اور ساتھ ہی اس کا اعلان بھی شائع کر دوں گا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالہ کو برادران اہلِ سنت کیلئے

اپنے مسلک پر ثابت قدم رہنے کا موجب اور دوسروں کے لئے رجوع الی الحق کا سبب بنائے۔

(آمین) فقط

سیّد احمد سعید کاظمی غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد: ناظرین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس رسالہ کا اصل مواد تو میں نے ۱۹۴۶ء میں مرتب کر لیا تھا۔ لیکن بعض موانع کی وجہ سے طباعت نہ ہو سکی۔ حتی کہ اس عرصہ میں دیوبندی حضرات کے بعض رسائل و مضامین نظر سے گذرے۔ جن سے مفید مطلب کچھ اقتباسات لے کر اس میں شامل کر دیئے گئے اس رسالہ کی اشاعت سے میری غرض صرف یہ ہے کہ جو بھولے بھالے مسلمان علماء دیوبند کے ظاہر حال کو دیکھ کر انہیں اہل حق اور صحیح العقیدہ سنی مسلمان سمجھتے ہیں اور اسی بناء پر دینی معاملات میں انہیں اپنا مقتدا و پیشوا بناتے ہیں ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان سے مذہبی مسائل دریافت کرتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ مذہبی الفت رکھتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ ان کے عقائد کیسے ہیں۔ اس رسالہ کو پڑھ کر انہیں علماء دیوبند کے عقائد سے واقفیت ہو جائے۔ اور وہ اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ اور سوچیں کہ جن لوگوں کے ایسے عقیدے ہیں ان کو اپنا مقتداء اور پیشوا مان کر ہمارا کیا حشر ہوگا۔

وہابی۔ دیوبندی

اگرچہ وہابی۔ دیوبندی دو لفظ ہیں۔ لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دیتا ہے۔ اور جس کے سربرآوردہ لوگوں نے اپنی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم و دیگر انبیاء علیہم السلام و محبوبانِ خداوندی کی شان میں توہین آمیز عبارتیں لکھیں۔ اور بعض عیوب و نقصانات کو انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی طرف بے دھڑک منسوب کیا۔ اس قسم کے لوگوں کا وجود عہدِ رسالت سے ہی چلا آرہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

ومنهم من يلمزك في الصدقات فان اعطوا منها رضوا وان لم يعطوا منها اذا هم يسخطون. ولو انهم رضوا ما اتاهم الله ورسوله وقالوا حسبنا الله سيؤتينا الله من فضله ورسوله انا الى الله راغبون۔ پ ۱۰ سورہ توبہ

اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے۔ تو اگر ان میں سے کچھ ملے تو راضی ہوجائیں اور نہ ملے تو جبھی وہ ناراض ہیں۔ اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول، ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔

یہ آیت ذوالخویصرہ تمیمی کے حق میں نازل ہوئی۔ اس شخص کا نام حرقوص بن زہیر ہے۔ یہی خوارج کی اصل بنیاد ہے۔ بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے۔ تو ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے۔ حضور نے فرمایا۔ تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا .... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن مار دوں۔ حضور نے فرمایا اسے

چھوڑ دو۔ اس کے اور بھی ہمراہی ہیں۔ کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے
اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے۔
وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اُترے گا۔ وہ دین سے ایسے
نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔

دین میں داخل ہو کر بے دین ہونے والوں کی ابتداء ایسے ہی لوگوں سے
ہوئی ہے، جو نماز روزہ اور دین کے سب کام کرنے والے تھے۔ لیکن اس کے
باوجود انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی۔
اور بے دین ہو گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں توہین کرنے والے
ذوالخویصرہ کے جن ہمراہیوں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے۔ ان سے مراد وہی لوگ
ہیں جنہوں نے ذوالخویصرہ کی طرح شان رسالت میں گستاخیاں کیں۔ اسلام میں یہ
پہلا گروہ خارجیوں کا گروہ ہے، یہی گروہ اہل حق کو کافر و مشرک کہہ کر ان سے قتال و
جدال کو جائز قرار دیتا ہے، چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی اور آپ کے ہمراہیوں
کو خارجیوں نے معاذ اللہ کافر قرار دیا۔ اور خلیفہ برحق سے بغاوت کی اور اہل حق
کے ساتھ جدال و قتال کیا۔ حتیٰ کہ عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں حضرت علی
مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے۔ اسی بدبخت گروہ کے فتنوں کی خبر زبان رسالت
نے سرزمین نجد میں ظاہر ہونے کے متعلق دی ہے۔ اور فرمایا ہے۔ ھناك
الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطن۔ رواه البخاری مشکوٰۃ مطبوعہ مجتبائی دہلی
ص ۵۸۲ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق یہ فتنہ نجد میں
بڑے زور شور سے ظاہر ہوا۔ محمد بن عبدالوہاب خارجی نے سرزمین نجد میں

مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر سب کو مباح الدم قرار دیا۔ اور توحید کی آڑ لے کر شانِ نبوت و ولایت میں خوب گستاخیاں کیں اور اپنے مذہب و عقائد کی ترویج کے لئے کتاب التوحید تصنیف کی جس پر اسی زمانے کے علماء کرام نے سخت مواخذہ کیا۔ اور اس کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے سعی بلیغ فرمائی۔ حتیٰ کہ محمد بن عبد الوہاب کے حقیقی بھائی سلیمان بن عبد الوہاب نے اپنے بھائی پر سخت رد کیا۔ اور اس کی تردید میں ایک شاندار کتاب تصنیف کی۔ جس کا نام الصواعق الالٰہیہ فی الرّد علی الوہابیہ ہے۔ اور اس میں وہابیت کو پوری طرح بے نقاب کر کے اہل سنت کے مذہب کی زبردست تائید و حمایت فرمائی۔ علامہ شامی حنفی امام احمد صاوی مالکی وغیرہما جلیل القدر علماء امت نے محمد بن عبد الوہاب کو باغی اور خارجی قرار دیا۔ اور مسلمانوں کو اس فتنے سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنی جدوجہد میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ملاحظہ فرمائیے شامی ج ۳ باب البغاۃ ص ۳۳۹ اور تفسیر صاوی جلد ۳ ص ۲۵۵ مطبوعہ مصر۔ پھر اسی کتاب التوحید کے مضامین کا خلاصہ تقویۃ الایمان کی صورت میں سرزمین ہند میں شائع ہوا۔ اور مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے مقتدا محمد بن عبد الوہاب کی پیروی اور جانشینی کا خوب حق ادا کیا۔ اور اسی تقویۃ الایمان کی تصدیق و توثیق تمام علماء دیوبند نے کی۔ جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ جلد ۱ ص ۲۰ پر مرقوم ہے۔ پھر جس طرح محمد بن عبد الوہاب کے خلاف اس زمانہ کے علماء اہل سنت نے آواز اٹھائی اور اس کا رد کیا

اسی طرح مولوی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کے خلاف بھی اس دور کے علماء حق نے شدید احتجاج کیا۔ اور ان کے مسلک پر سخت نکتہ چینی کی۔ تقویۃ الایمان کے رد میں کئی رسالے شائع ہوئے۔ مولانا شاہ فضل امام حضرت شاہ احمد سعید دہلوی شاگرد رشید مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فضل حق خیر آبادی۔ مولانا عنایت احمد کاکوروی مصنف علم الصیغہ۔ مولانا شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی تلمیذ رشید حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل دہلوی اور مسائل تقویۃ الایمان کا مختلف طریقوں سے رد فرمایا۔ حتی کہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے اپنے فتاوی میں بھی کتاب التوحید اور مسائل تقویۃ الایمان کے خلاف واضح اور روشن مسائل تحریر فرما کر امتِ مسلمہ کو اس فتنے سے بچانے کی کوشش کی۔ لیکن علماء دیوبند اور ان کے بعض اساتذہ نے مولوی اسماعیل اور ان کی کتاب تقویۃ الایمان کی تصدیق و توثیق کر کے اس فتنے کا دروازہ مسلمانوں پر کھول دیا۔ علماء دیوبند نے نہ صرف تقویۃ الایمان اور اس کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی کی تصدیق پر اکتفا کیا بلکہ خود محمد بن عبد الوہاب کی تائید و توثیق سے بھی دریغ نہ کیا۔ ملاحظہ فرمائیے فتاوی رشیدیہ جلد اص ۱۱۱ مصنفہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی۔

لیکن چونکہ تمام روئے زمین کے احناف اور اہل سنت محمد بن عبد الوہاب کے خارجی اور باغی ہونے پر متفق تھے۔ اس لئے فتاوی رشیدیہ

کی وہ عبارت جس میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق کی گئی تھی۔ علماء دیوبند کے
مذہب و مسلک کو اہل سنت کی نظروں میں مشکوک قرار دینے لگی۔ اور
اہل سنت فتاوی رشیدیہ میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق پڑھ کر یہ سمجھنے پر
مجبور ہو گئے کہ علماء دیوبند کا مذہب بھی محمد بن عبدالوہاب سے تعلق
رکھتا ہے۔ اس لئے متاخرین علماء دیوبند نے اپنے آپ کو چھپانے کی
غرض سے محمد بن عبدالوہاب سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کرنا شروع کر دیا۔
بلکہ مجبوراً اسے خارجی بھی لکھ دیا۔ تاکہ عامۃ المسلمین پر ان کا مذہب
واضح نہ ہونے پائے۔

لیکن علماء اہل سنت برابر اس فتنے کے خلاف نبرد آزما رہے۔ ان
علماء حق میں مذکورین صدر حضرات کے علاوہ حضرت حاجی امداد اللہ
مہاجر مکی، حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب رامپوری مؤلف انوار ساطعہ
حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری، حضرت مولانا احمد رضا خاں
صاحب بریلوی، حضرت مولانا انوار اللہ خانصاحب حیدرآبادی، حضرت
مولانا عبدالقدیر صاحب بدایونی وغیرہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ان علماء اہل سنت کا امت مسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ ان حضرات نے
حق و باطل میں تمیز کی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس
میں توہین کرنے والے خوارج سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ ان لوگوں
کے ساتھ ہمارا اصولی اختلاف صرف ان عبارات کی وجہ سے ہے
جن میں ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم و محبوبان حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کی شان میں صریح گستاخیاں کی ہیں۔ باقی مسائل میں محض فروعی اختلاف ہے جس کی بنا پر جانبین میں سے کسی کی تکفیر و تضلیل نہیں کی جاسکتی۔

تعجب ہے کہ صریح توہین آمیز عبارات لکھنے کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو حضور کی تعریف کی ہے۔ گویا توہین صریح کو تعریف کہہ کر کفر کو اسلام قرار دیا جاتا ہے۔ ہم نے اس رسالے میں علماء دیوبند اور ان کے مقتداؤں کی عبارات بلاکمی و بیشی نقل کر دی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ کر لیں کہ ان میں توہین ہے یا نہیں؟ امید ہے ناظرین کرام حق و باطل میں تمیز کر کے ہمیں دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے

سبب تالیف اس میں شک نہیں کہ اس موضوع پر اس سے پہلے بہت کچھ لکھا جاچکا ہے۔ لیکن بعض کتابیں اتنی طویل ہیں کہ انہیں اوّل سے آخر تک پڑھنا ہر ایک کے لئے آسان نہیں۔ اور بعض اتنی مختصر ہیں کہ علماء دیوبند کی اصل عبارات کی بجائے ان کے مختصر خلاصوں پر اکتفا کر لیا گیا جس کی وجہ سے بھی بعض لوگ شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے لگے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اس موضوع پر ایسا رسالہ لکھا جائے جو اس تطویل و اختصار سے پاک ہو۔

ضروری گذارش ابھی عرض کیا جاچکا ہے کہ دیوبندی حضرات اور

اہل سنت کے درمیان بنیادی اختلاف کا موجب علماء دیوبند کی صرف وہ عبارات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کھلی توہین کی گئی ہے علماء دیوبند کہتے ہیں کہ ان عبارات میں توہین و تنقیص کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا اور علماء اہل سنت کا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں صاف توہین پائی جاتی ہے۔ اس رسالہ میں علماء دیوبند کی وہ اصل عبارات بلفظہا مع حوالہ کتب و صفحہ و مطبع پوری احتیاط کے ساتھ نقل کر دی گئی ہیں۔ اپنی طرف سے ان میں کسی قسم کی بحث و تمحیص نہیں کی گئی۔

البتہ ان مختلف عبارات پر متعدد عنوانات محض سہولت ناظرین اور تنوع فی الکلام کی غرض سے قائم کر دیے گئے ہیں۔ اور فیصلہ ناظرین کرام پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ کہ بلا تشریح ان عبارات کو پڑھ کر انصاف کریں کہ ان عبارتوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی توہین و تنقیص ہے یا نہیں ؛

اس کے ساتھ ہی ہر عنوان اور عبارت ماتحت کے بالمقابل اپنا مسلک بھی واضح کر دیا گیا ہے۔ تاکہ ناظرین کرام کو علماء دیوبند اور اہلسنت کے مسلک کا تفصیلی علم ہو جائے اور حق و باطل میں کسی قسم کا التباس باقی نہ رہے۔

قرآن کریم اور تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تمام دین ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

ذات اقدس سے علیحدہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اس کے ملائکہ اسکی کتابوں اور رسولوں اور یوم قیامت وغیرہ عقائد و اعمال سب چیزوں کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو عطا فرمایا۔ اس لئے سارے دین کی بنیاد اور اصل الاصول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے اور بس۔ بنا بریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت ایسی عظیم ہے جس کے وزن کو مومن کا دل و دماغ محسوس کرتا ہے۔ مگر کما حقہٗ اس کا اظہار کسی صورت سے ممکن نہیں۔ ایسی صورت میں تعظیم رسول کی اہمیت کسی مسلمان سے مخفی نہیں رہ سکتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہایت اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کو بارگاہ رسالت کے آداب کی تعلیم فرمائی۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

یاایہا الذین امنوا لا ترفعوا	اے ایمان والو! بلند نہ کرو اپنی آوازیں
اصواتکم فوق صوت النبی	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر
ولا تجھروا لہ بالقول کجھر	اور نہ ان کے ساتھ بہت زور سے بات
بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم	کرو جیسے تم ایک دوسرے سے
وانتم لا تشعرون ○ پ ۲۶ سورہ حجرات	آپس میں زور سے بولا کرتے

ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب کچھ اکارت جائے۔ اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

اس کے ساتھ ہی دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے

ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوی لہم مغفرۃ و اجر عظیم ○

ترجمہ :۔ بیشک جو لوگ اپنی آوازیں پست کرتے ہیں۔ رسول اللہ کے نزدیک۔ وہ ایسے لوگ ہیں جن کے دل کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا ہے۔ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

اور تیسری آیت میں ارشاد فرمایا :۔

ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرھم لا یعقلون ۰ ولو انھم صبروا حتی تخرج الیھم لکان خیرا لھم واللہ غفور رحیم ۰

پ ۲۶ سورہ حجرات

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیشک جو لوگ آپ کو آپ کے رہنے کے حجروں سے باہر پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں۔ اگر یہ لوگ اتنا صبر کرتے کہ آپ خود حجروں سے نکل کر ان کی طرف تشریف لے آتے تو ان کے حق میں بہت بہتر ہوتا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

پھر چوتھی جگہ ارشاد فرمایا :۔

یایھا الذین آمنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکافرین عذاب الیم ۰

پ اول سورہ بقرہ

آیت ۱۰۴

اے ایمان والو! تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ راعنا کہہ کر خطاب نہ کیا کرو بلکہ انظرنا کہا کرو اور دھیان لگا کر سنتے رہا کرو۔ اور کافروں کیلئے عذاب دردناک ہے۔

ان آیات طیبات میں بارگاہ رسالت کے آداب اور طرز تخاطب میں تعظیم و توقیر کو ملحوظ رکھنے کی ہدایات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں

مشابہت تشریح نہیں۔ نیز ان کی روشنی میں شانِ نبوت کی ادنیٰ گستاخی کا جرم عظیم ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔ اس کے بعد اس مسئلہ کو علماء امت کی تصریحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

تمام علماء امت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین کفر ہے۔

شرح شفا قاضی عیاض لملا علی القاری جلد ۲ صفحہ ۳۹۲ پر ہے۔

"قال محمد بن سحنون اجمع العلماء علی ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المستنقص لہ کافر ومن شک فی کفرہ وعذابہ کفر" الخ (اکفار الملحدین مؤلفہ مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی ص ۵۱)

ترجمہ: محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ تمام علماء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین و تنقیص کرنے والا کافر ہے۔ اور جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"

ایک شبہ کا ازالہ اس مقام پر یہ شبہ وارد کیا جاتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو فقہاء کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا

اس کا ازالہ یہ ہے کہ یہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کی ہوں اور ایک احتمال عدم کفر ہو اور کفر صریح نہ ہو لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ لفظِ صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی دیکھئے اکفار الملحدین کے ص۲۷ پر علماء دیوبند کے مقتدا مولوی انور شاہ صاحب کشمیری لکھتے ہیں:۔

قال حبیب بن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل۔

ترجمہ: حبیب ابن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعوی قبول نہیں کیا جاتا۔

اور اگر باوجود صراحت تاویل کی گئی تو وہ تاویل فاسد ہوگی اور تاویل فاسد خود بمنزلہ کفر ہے۔ ملاحظہ فرمائیے یہی مولوی انور شاہ صاحب دیوبندی اکفار الملحدین کے ص۱۱ پر لکھتے ہیں:۔

التاویل الفاسد کالکفر — تاویل فاسد کفر کی طرح ہے۔

ایک اور اعتراض کا جواب

حدیث شریف میں آیا ہے:۔

انما الاعمال بالنیات۔

یعنی عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے لہذا علماء دیوبند کی عبارتوں میں اگرچہ کلمات توہین پائے جاتے ہیں مگر ان کی نیت توہین اور تنقیص کی نہیں اسلئے ان پر حکم کفر عائد نہیں ہو سکتا۔

اس کے جواب میں گذارش ہے کہ حدیث کا مفاد صرف اتنا ہے کہ کسی نیک عمل کا ثواب نیت ثواب کے بغیر نہیں ملتا۔ یہ مطلب نہیں کہ ہر عمل میں نیت معتبر ہے۔ اگر ایسا ہو تو کفر و الحاد اور توہین و تنقیص نبوت کا دروازہ کھل جائے گا۔ ہر دریدہ دہن بے باک جو چاہے گا۔ کہتا پھرے گا۔ جب گرفت ہو گی تو صاف کہہ دے گا کہ میری نیت توہین کی نہ تھی۔ واضح رہے کہ لفظ صریح میں جیسے تاویل نہیں ہو سکتی، ایسے ہی نیت کا عذر بھی اس میں قابل قبول نہیں ہوتا۔ اکفار الملحدین ص۴۳ پر مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں:۔

المدار فی الحکم بالکفر علی الظواھر ولا نظر للمقصود والنیات ولا نظر لقرائن حالہ

ترجمہ:۔ کفر کے حکم کا دارومدار ظاہر پر ہے قصد و نیت اور قرائن حال پر نہیں۔

نیز اسی اکفار الملحدین کے ص۸۶ پر ہے:۔

وقد ذکر العلماء ان التھور فی عرض الانبیاء وان لم یقصد السب کفر۔

ترجمہ:۔ علماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں جرأت و دلیری کفر ہے۔ اگرچہ توہین مقصود نہ ہو۔

توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان سے ہوتا ہے،	بعض لوگ کلمات کے معنی میں قسم قسم کی تاویلیں کرتے ہیں

یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کسی تاویل سے معنی مستقیم بھی ہو جائیں اور اس کے باوجود عرف عام و محاورات اہل زبان میں اس کلمہ سے توہین کے معنی مفہوم ہوتے ہوں تو وہ سب تاویلات بے کار رہیں گی۔ مثلاً ایک شخص اپنے والد یا استاد کو کہتا ہے کہ آپ بڑے ولد الحرام ہیں۔ اور تاویل یہ کرتا ہے کہ لفظ حرام کے معنی فعل حرام نہیں۔ بلکہ محترم کے ہیں۔ جیسے المسجد الحرام اور بیت اللہ الحرام، لہٰذا ولد الحرام سے مراد ولدِ محترم ہے۔ اور معنی یہ ہیں کہ آپ بڑے ولدِ محترم ہیں۔ تو یقیناً کوئی اہل انصاف کسی بزرگ کے حق میں اس تاویل کی رُو سے لفظ ولد الحرام بولنے کو قطعاً جائز نہیں رکھے گا۔ اور ان کلمات کو بہ بنا ئے عرف و محاوراتِ اہل زبان کلماتِ توہین ہی قرار دے گا۔

لہٰذا ہم ناظرین کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پڑھتے وقت اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ دیکھیں کہ عرف و محاورہ کے اعتبار سے اس عبارت میں توہین ہے یا نہیں؟

توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قائل کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا

ناظرین کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ توہینی عبارات پڑھتے ہوئے یہ خیال بھی دلمیں رکھیں کہ قائل کی نیت توہین کی ہے یا نہیں؟ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین آمیز الفاظ بولتے وقت نیت کا اعتبار

نہیں ہوتا۔ اور کلمہ توہین بہر صورت توہین ہی قرار پاتا ہے۔ بشرطیکہ قائل کو یہ علم ہو جائے کہ یہ کلمہ کلمۂ توہین ہے یا یہ کلمہ توہین کا سبب ہو سکتا ہے۔ تو ایسی صورت میں بغیر نیت توہین کے بھی اس کلمے کا بولنا یقیناً موجب توہین ہوگا۔ دیکھئے صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نیت تعظیم راعنا کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے۔ لیکن یہودی چونکہ اس کلمہ کو حضور کے حق میں بہ نیت توہین استعمال کرتے تھے۔ یا ادنی تصرف سے اس کو کلمۂ توہین بنا لیتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے صحابۂ کرام کو راعنا کہنے سے منع کر دیا۔ اور اس حکم کے بعد اس کلمہ کا حضور کے حق میں بولنا توہین اور موجب عذاب الیم قرار دے دیا۔ معلوم ہوا کہ ابنائے زمانہ کی رکیک تاویلوں سے ساحت نبوت بہت بلند و بالا ہے۔ اور مؤولین کی من گھڑت تاویلات انکو توہین کے جرم عظیم سے بچا نہیں سکتیں۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی کی تصریحات اسی اعتراض کے جواب میں نقل کر چکے ہیں۔

توہین کا دار و مدار واقعیت پر نہیں ہوتا

بعض لوگ توہین کو واقعیت پر موقوف سمجھتے ہیں۔ حالانکہ توہین و تنقیص کا تعلق الفاظ و عبارات سے ہوتا ہے۔ بسا اوقات امر واقعہ کو اجمال کے ساتھ کہنا موجب توہین نہیں ہوتا۔ لیکن اسی امر واقعہ کی بعض تفصیلات کا آجانا توہین کا سبب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ان تفصیلات

کا بیان واقعہ کے مطابق بھی کیوں نہ ہو۔ ملاحظہ فرمائیے۔ شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتبائی ص۶۴ بارسوم ۱۹۰۷ء میں ہے :-

عالم میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے ساتھ ارادۂ الٰہیہ متعلق نہ ہو۔ اور اس بناء پر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مراد (یعنی ارادہ کی ہوئی) ہے تو اس میں کوئی توہین نہیں۔ لیکن اگر اسی واقعہ کو اس تفصیل سے کہا جائے کہ ظلم، چوری، شراب خوری اللہ تعالیٰ کی مراد ہے۔ تو اگرچہ یہ کلام واقعہ کے مطابق ہے۔ لیکن ظلم فسق وغیرہ کی تفصیلات آجانے کے باعث خلاف ادب اور توہین آمیز ہوگیا۔ اسی طرح بدلیل آیۂ قرآنیہ اللہ خالق کل شیئ یہ کہنا بالکل جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا خالق ہے۔ لیکن اللہ خالق القاذورات وغیرھا (اللہ تعالیٰ گندگیوں اور دوسری بری چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے) کہنا جائز نہیں۔ کہ ذلیل اور رذیل اشیاء کی تفصیل ایہام کفر کی وجہ سے یقیناً موجب توہین ہے۔ (ملخصاً)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان کی روشنی میں ہمارے ناظرین کرام پر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی عبارت حفظ الایمان[۱] کا توہین ہونا بخوبی واضح ہوگیا ہوگا۔ اور تھانوی صاحب نے اپنی عبارت کی تائید کے لئے جو شرح مواقف کی عبارت سے استدلال کیا ہے۔ اس کا بیسود ہونا بھی

---

[۱] دیکھئے خود مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے بوادر النوادر میں بھی لکھا ہے "اسی لئے حق تعالیٰ کو خالق کل شیئ کہنا درست ہے۔ اور خالق الکلاب والخنازیر (کتوں اور سوروں کا خالق) بے ادبی ہے۔" بوادر النوادر جلد ص ۲۰۹

اہل علم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ بعض علم غیب حیوانات و بہائم اور پاگلوں کو ہوتا ہے تب بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی طرح یہ کہنا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بعض علم غیب مانا جائے تو ایسا علم غیب تو ہر زید و عمرو اور ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں موجب توہین ہوگا۔ کیونکہ اس عبارت میں بچوں، پاگلوں، حیوانات اور بہائم کے الفاظ ایسے ہیں جن کی تصریح ہر اہل فہم کے نزدیک اس کلام میں ایسی صریح توہین پیدا کر رہی ہے۔ جس کا انکار بجز معاند متعصب کے کوئی شخص نہیں کر سکتا۔ بخلاف عبارت شرح مواقف کے کہ اس میں بچوں، پاگلوں، جانوروں اور حیوانوں کی قطعاً کوئی تفصیل مذکور نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ علماء دیوبند کی اکثر عبارات اسی نوعیت کی ہیں کہ ان میں کہیں چوہڑے چمار کی تفصیل مذکور ہے کہیں شیطان لعین کی۔ اس لئے ہمارے منقولہ بالا بیان کی روشنی میں علماء دیوبند کی ایسی تمام عبارات کا توہین آمیز ہونا روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ اور ان میں جو تاویلات کی جاتی ہیں۔ ان سب کا لغو و بے کار ہونا اظہر من الشمس ہے۔

تکفیر مسلمین	علماء اہلسنت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے علماء دیوبند کو کافر کہا۔ رافضیوں، نیچریوں، بابیوں، بہائیوں حتیٰ کہ ندویوں

کانگریسیوں، لیگیوں بلکہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔ گویا بریلی میں کفر کی مشین لگی ہوئی ہے۔ جس کے نشانے سے کوئی مسلمان نہیں بچ سکا۔ اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہا جائے کہ سبحانک ھٰذا بہتان عظیم کسی مسلمان کو کافر کہنا مسلمان کی شان نہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مسلمان کو کافر کہنے کا وبال کافر کہنے والے پر عائد ہوتا ہے۔ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ علماء بریلی یا ان کے ہم خیال کسی عالم نے آج تک کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا۔ خصوصًا اعلیٰحضرت مجدد ملّت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہ العزیز تو مسئلہ تکفیر میں اس قدر محتاط واقع ہوئے تھے کہ امام الطائفہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کے بکثرت اقوال کفریہ نقل کرنے کے باوجود لزوم[1] و التزام کفر کے فرق کو ملحوظ رکھنے یا امام الطائفہ کی توبہ مشہور ہونے کے باعث ازراہِ احتیاط مولوی اسمٰعیل

---

[1] لزوم کفر کے معنی ہیں کفر کا لازم ہونا اور التزام کفر کے معنی ہیں کفر کو اپنے اوپر لازم کرنا بعض اوقات ایک کلام مستلزم کفر ہوتا ہے۔ مگر قائل کو اس کا علم نہیں ہوتا۔ یہ لزوم کفر ہے مگر جب اسے بتا دیا جائے کہ تیرے اس کلام کو کفر لازم ہے اور وہ اس کے باوجود بھی اس پر اڑا رہے اور اپنے کلام میں لزوم کفر سے خبردار ہو کر بھی اس سے رجوع نہ کرے تو یہ التزام کفر ہوگا۔ مثال کے طور پر تقویۃ الایمان کی وہ عبارت سامنے رکھئیے جس میں مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی نے ہر چھوٹی بڑی مخلوق کو اللہ کی شان کے آگے چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل کہا ہے۔ ظاہر ہے کہ چھوٹی مخلوق سے عام مخلوق اور بڑی مخلوق سے خاص مخلوق (انبیاء علیہم السلام و ملائکہ مقربین محبوبان بارگاہِ ایزدی) کے معنی بلا تامل سمجھ میں آتے ہیں۔ اور تمام بڑی مخلوق کا چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل ہونا مستلزم ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے اسی طرح ہونے کو العیاذ باللہ

صاحب کی تکفیر سے کف لسان فرمایا۔ اگرچہ وہ شہرت اس درجہ کی نہ تھی کہ کف لسان کا موجب ہو سکے۔ لیکن اعلیٰحضرت نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ ملاحظہ فرمائیے۔ الکوکبۃ الشہابیہ مطبوعہ اہل سنت وجماعت بریلی ص ٦٢ حیرت ہے۔ ایسے محتاط عالم دین پر تکفیر مسلمین کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔

ع

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

در اصل اس پروپیگنڈے کا پس منظر یہ ہے کہ جن لوگوں نے بارگاہ نبوت میں صریح گستاخیاں کیں۔ انہوں نے اپنی سیاہ کاریوں پر نقاب ڈالنے کے لئے اعلیٰ حضرت اور ان کے ہم خیال علماء کو تکفیر مسلمین کا مجرم قرار دیکر بدنام کرنا شروع کر دیا۔ تاکہ عوام کی توجہ ہماری گستاخیوں سے ہٹ کر اعلیٰ حضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جاتے۔ اور ہمارے مقاصد کی راہ میں کوئی چیز حائل نہ ہونے پاتے۔ لیکن باخبر لوگ پہلے بھی خبردار تھے اور اب بھی وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔

... کفر صریح ہے۔ لیکن اگر ہم حسن ظن سے کام لے کر یہ سمجھ لیں کہ امام الطائفہ اس سے بے خبر تھا تو یہ لزوم کفر ہوگا اور جب اسے خبردار کر دیا جائے کہ تیرا یہ کلام کفر کو مستلزم ہے۔ مگر وہ اس کے باوجود بھی اپنے اس قول سے رجوع نہ کرے تو یہ التزام کفر ہے۔ امام الطائفہ کے متعلق تو تھوڑی دیر کے لئے ہم یہ تسلیم بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اس لزوم کفر سے غافل تھا اور اسے کسی نے متنبہ بھی نہیں کیا۔ اس لئے یہ لزوم التزام کی حد تک نہیں پہنچا۔ لیکن اس کے اتباع واذناب بار بار متنبہ کئے جانے کے باوجود بھی اس عبارت کو نعوذ باللہ [illegible] قرار دیتے ہیں۔ ان کے حق میں کیسے کہا جائے کہ وہ التزام کفر سے بری ہیں۔

ہمارا مسلک مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ سے یہی رہا ہے۔ کہ جو شخص بھی کلمہ کفریول کر اپنے قول یا فعل سے التزام کفر کرے گا تو ہم اس کی تکفیر میں تامل نہیں کریں گے۔ خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی ریگی ہو یا کانگریسی نیچری ہو یا ندوی۔ اس بارے میں اپنے پرائے کا امتیاز کرنا اہلِ حق کا شیوہ نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک لیگی نے کلمہ کفر بولا۔ تو ساری لیگ کافر ہو گئی یا ایک ندوی نے التزام کفر کیا تو معاذ اللہ سارے ندوی مرتد ہو گئے۔ ہم تو بعض دیوبندیوں کی عبارات کفریہ کی بناء پر ہر ساکن دیوبند کو بھی کافر نہیں کہتے۔ چہ جائیکہ تمام لیگی اور سارے ندوی کافر ہوں۔ ہم اور ہمارے اکابر نے بارہا اعلان کیا کہ ہم کسی دیوبند یا لکھنؤ والے کو کافر نہیں کہتے۔ ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے معاذ اللہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ومحبوبان ایزدی کی شان میں صریح گستاخیاں کیں اور باوجود تنبیہہ شدید کے انہوں نے اپنی گستاخیوں سے توبہ نہیں کی۔ نیز وہ لوگ جو ان کی گستاخیوں پر مطلع ہو کر اور ان کے صریح مفہوم کو جان کر ان گستاخیوں کو حق سمجھتے ہیں۔ اور گستاخیاں کرنے والوں کو مومن اہلِ حق اپنا مقتدا اور پیشوا مانتے ہیں اور بس ان کے علاوہ ہم نے کسی مدعی اسلام کی تکفیر نہیں کی۔ ایسے لوگ جن کی ہم نے تکفیر کی ہے۔ اگر ان کو ٹٹولا جائے تو وہ بہت قلیل

اور محدود افراد ہیں۔ ان کے علاوہ نہ کوئی دیوبند کا رہنے والا کافر ہے۔ نہ بریلی کا۔ نہ لیگی نہ ندوی۔ ہم سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

مفتیانِ دیوبند بھی اپنے اکابر علماءِ دیوبند کی عبارات متنازعہ کو عبارات کفریہ سمجھتے ہیں

عرب و عجم کے علماء اہل سنت نے جو علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پر تکفیر فرمائی۔ اگر آپ صحیح پوچھیں تو مفتیانِ دیوبند کے نزدیک بھی وہ تکفیر حق ہے۔ اور علماء دیوبند اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان عبارات میں کفر صریح موجود ہے۔ لیکن محض اس لئے کہ وہ ان کے اپنے مقتداؤں اور پیشواؤں کی عبارات ہیں تکفیر نہیں کرتے۔ اور اگر مفتیانِ دیوبند سے ان ہی کے پیشواؤں کی کسی ایسی عبارت کو لکھ کر فتوےٰ طلب کیا جائے جس کے متعلق انہیں یہ علم نہ ہو کہ یہ ہمارے بڑوں کی عبارت ہے تو وہ اس عبارت کے لکھنے والے پر بے دھڑک کفر کا فتوےٰ صادر فرما دیتے ہیں۔ پھر جب انہیں یہ بتایا جائے کہ جس عبارت پر آپ نے کفر کا فتویٰ دیا یہ آپ کے فلاں دیوبندی مقتدا کا قول ہے۔ تو پھر بجز ذلت آمیز سکوت کے کوئی جواب نہیں بن پڑتا۔ اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جا چکی ہیں۔ سردست ہم ایک تازہ مثال ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ ایک دیوبندی العقیدہ مولوی صاحب نے جو مودودیت

کا شکار ہو چکے ہیں ۔ مودودی صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ الزامات توہین سے بری الذمہ ثابت کرنے کے لئے مولوی محمد قاسم صاحب بانیٔ مدرسہ دیوبند کی ایک عبارت ان کی کتاب تصفیۃ العقائد سے نقل کر کے دیوبند بھیجی ۔ اور اس پر فتویٰ طلب کیا مگر یہ نہ بتایا ۔ کہ یہ عبارت کس کی ہے ۔ تو دیوبند کے مفتی صاحب نے اس عبارت پر بے دھڑک کفر کا فتوےٰ صادر فرما دیا ۔ ملاحظہ فرمائیے :۔ اشتہار بعنوان ....

دار العلوم دیوبند کے مفتی کا ــــــــــ
مولانا محمد قاسم نانوتوی کو فتویٰ کفر
یہ فتویٰ دیوبندیوں کے گلے میں مچھلی کے کانٹے کی طرح
پھنس کر رہ گیا " ....

دار الافتاء ، دیوبند کی طرف سے جو فتویٰ موصول ہوا ہے ۔ وہ درج ذیل ہے ۔ مولانا محمد قاسم صاحب دار العلوم دیوبند کی عبارت ۔

" دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے ۔ ہر قسم کا حکم یکساں نہیں ۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں ۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شانِ نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں ۔ خالی غلطی سے نہیں "

نقل دو الجواب :- انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں۔ فقط واللہ اعلم۔ سیّد احمد سعید نائب مفتی دار العلوم دیوبند۔

جواب صحیح ہے۔ ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے۔ اس سے قطع تعلق کریں۔ مسعود احمد عفی اللہ عنہ

مہر دار الافتاء۔ فی دیوبند الہند

المشتہر محمد عیسٰے نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامی لودھراں ضلع ملتان

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ دیوبند سے مولوی محمد قاسم صاحب پر یہ فتوائے کفر منگوا کر اشتہار میں چھاپنے والا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور اکابر علماء دیوبند کا معتقد اور ان کو اپنا مقتدا و پیشوا ماننے والا ہے۔ مگر مودودی ہونے کی وجہ سے اس نے مودودی صاحب کے مخالفین علماء دیوبند کو نیچا دکھانے کے لئے اور مودودی صاحب پر علماء دیوبند کے صادر کئے ہوئے فتووں کو غلط ثابت کرنے کے لئے یہ چال چلی۔ اگرچہ مشتہر دیوبندی العقیدہ ہونے کی وجہ سے مولوی محمد قاسم

صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند پر مفتی دیوبند کے اس فتوائے کفر کو صحیح تسلیم نہیں کرتا۔ لیکن ہمارے ناظرین کرام پر اس فتویٰ کو پڑھ کر یہ حقیقت بخوبی واضح ہو گئی ہوگی کہ مفتیانِ دیوبند کی نظر میں بھی علمائے دیوبند کی عبارات کفریہ یقیناً کفریہ ہیں۔ لیکن چونکہ وہ اپنے مقتدا اور پیشوا ہیں۔ اس لئے ان کی عبارات کے سامنے خدا و رسول کے احکام کی کچھ وقعت نہیں۔

اہل سنت پر پیر پرستی کا الزام لگانے والے ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی پیر پرستی ہو سکتی ہے کہ خدا و رسول سے اپنے پیروں اور پیشواؤں کو بڑھا دیا جائے۔ اہل انصاف کے نزدیک فی زمانہ یہی لوگ آیہ کریمہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ کے صحیح مصداق ہیں۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے احبار و رہبان (عالموں اور درویشوں) کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ایک بات کوئی دوسرا کہے تو اسے کافر بنا ڈالیں۔ اور وہی بات ان کے علماء اور پیشوا کہیں تو پکے مومن رہیں۔ العیاذ باللہ و الی اللہ المشتکی۔

مسلمانوں کو کافر کہنے والا کون ہے؟

وہی لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے ہیں جو بات بات پر کفر و شرک کا فتویٰ لگاتے رہتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے:۔

تقویۃ الایمان صہ۲ بلغۃ الحیران صہ۲ ان دونوں کتابوں میں لیبی

عبارتیں اور الفاظ وارد کئے گئے ہیں جن کی رو سے عہد صحابہ سے لے کر آج تک پیدا ہونے والا کوئی مسلمان بھی کفر و شرک سے نہیں بچا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا قائل حاضر و ناظر ہونے کا معتقد امور خارقہ للعادت میں بزرگان دین کے تصرفات کا قائل ہونے والا، یا رسول اللہ کہنے والا، بزرگان دین کی تعظیم بجا لانے والا، مجلس میلاد شریف میں قیام تعظیمی اور اولیاء کرام کو ایصال ثواب کرنے والا، غرض ہر وہ مسلمان جو ان لوگوں کے مسلک کے خلاف ہو معاذ اللہ کافر و مشرک بدعتی گمراہ ملحد اور بے دین ہے۔ ناظرین کرام غور فرمائیں کہ اس قسم کے فتووں سے کونسا مسلمان بچ سکتا ہے۔ تعجب ہے۔ خود تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک کہیں اور اہل سنت پر الزام لگائیں۔ فالی اللہ المشتکیٰ۔

افضلیت و اصالت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم

اظہار کمالات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علماء امت کا ہمیشہ یہ مسلک رہا کہ جب انہوں نے کسی فرد مخلوق میں کوئی ایسا کمال پایا جو از روئے دلیل بہ ہیئت مخصوصہ اس فرد کے ساتھ مختص نہیں تو اس کمال کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس بنا پر تسلیم کر لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں۔ جو کمال اصل میں نہ ہو فرع میں نہیں ہو سکتا۔ لہذا فرع میں ایک کمال کا پایا جانا اس امر کی روشن دلیل ہے کہ اصل

ہیں یہ کمال ضرور ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ اصول بالکل صحیح ہے۔ معمولی سمجھ رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک کمال فرع میں ہو اور اصل میں نہ ہو۔

بخلاف عیب کے۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ فرع کا عیب اصل کے عیب کی دلیل بن جائے۔ ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے درخت کی بعض ٹہنیاں سوکھ جاتی ہیں مگر جڑ تر و تازہ رہتی ہے۔ اس لئے کہ اگر جڑ ہی خشک ہو جاتی تو اسکی ایک شاخ بھی سرسبز و شاداب نہ رہتی۔ اور جب سوائے چند شاخوں کے سب ٹہنیاں سرسبز اور شاداب ہوں۔ تو معلوم ہوا کہ جڑ تر و تازہ ہے اور یہ چند شاخیں جو مرجھا کر خشک ہو گئی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے، کہ اندرونی اور باطنی طور پر ان کا تعلق اصل سے ٹوٹ گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ بعض اوقات فرع کا عیب اصل کی طرف منسوب ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ اسی وقت ہوتا ہے۔ جب اصل میں عیب پایا جائے اور جب اصل کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہو تو پھر فرع کا کوئی عیب اصل کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ اور اس میں شک نہیں کہ اصل کائنات یعنی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہے خود نام پاک محمد ہی اس کی دلیل ہے۔ کیونکہ لفظ محمد کے معنی ہیں بار بار تعریف کیا ہوا

[illegible] کہ نقص و عیب مذمت کا موجب ہے۔ نہ تعریف کا۔ [illegible] ہو گیا۔ موجودات ممکنہ کے عیوب و نقائص اصل ممکنات یعنی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ان کا اصل عیب یہی ہے کہ وہ باطنی اور معنوی طور پر اپنی اصل سے منقطع ہو کر اس کے فیوض و برکات سے محروم ہو گئے۔

علی ہذا القیاس ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجوداتِ عالم کا ہر کمال کمالِ محمدی کی دلیل ہے۔ مگر کسی فردِ عالم کا عیب معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس فرد میں عیب پایا جاتا ہے۔ درحقیقت وہ اندرونی اور باطنی طور پر اصل کائنات یعنی روحانیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سے منقطع ہو چکا ہے۔ گویا اصل سے کٹ جانا ہی عیب ہے۔

اسی اصول کے مطابق حضرت مولانا عبد السمیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصنف انوار ساطعہ نے تحریر فرمایا تھا کہ جب چاند سورج کی چمک دمک تمام روئے زمین پر پائی جاتی ہے۔ اور شیطان و ملک الموت تمام محیط زمین پر موجود رہتے ہیں۔ بنی آدم کو دیکھتے اور ان کے احوال کو جانتے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی روحانیت و نورانیت کے ساتھ بیک وقت بہت سے مقامات پر تمام روئے زمین میں رونق افروز ہونا۔ اور اس کا علم رکھنا کس طرح پر یا ملکی کفر و شرک

ہو سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ مولانا محمد عبدالسمیع رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام تو اسی اصل مذکور پر مبنی تھا۔ لیکن مولوی انبیٹھوی صاحب جب انوار ساطعہ کے رد میں براہین قاطعہ لکھنے بیٹھے تو انہوں نے اپنی بلادت طبع کے باعث انوار ساطعہ میں لکھے ہوئے حضور کے اس کمال کو حضور کے وصفِ اصالت کی بجائے اسے افضلیت پر مبنی سمجھ لیا۔ یعنی مولوی انبیٹھوی صاحب نے یہ سمجھا کہ صاحب انوار ساطعہ نے جو شیطان و ملک الموت کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کی اشیاء کا عالم ہونے کو بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کے علوم سے متصف ہونے کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا ہے۔ اس کا مبنیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت محضہ ہے۔ انبیٹھوی صاحب نے اپنی غلط فہمی سے بزعم خود ایک بنیاد فاسد قائم کر دی۔ اور اس پر مفاسد کی تعمیر کرتے چلے گئے۔ چنانچہ اسی بناء الفاسد علی الفاسد کے سلسلے میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ کہ علم آپ کا ان امور میں ..... ملک الموت کے برابر بھی ہو۔ چہ جائیکہ زیادہ

(براہین قاطعہ صد ۵۲)

بریں عقل و دانش بباید گریست

[illegible] آپ سے کس نے کہہ دیا کہ صاحب انوارِ ساطعہ نے
[illegible] الموت سے نفس افضل ہونے کی وجہ سے حضور کا علم ملک الموت سے زیادہ
[illegible] صاحب انوارِ ساطعہ کیا کسی سُنّی عالم نے بھی افضلیت محضہ
کو [illegible] علم کی دلیل نہیں بنایا۔ ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اصالت کو
حضور کی اعلمیت کی دلیل قرار دیتے ہیں۔ اور اگر بالفرض کسی
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت محض کو حضور کی اعلمیت کی دلیل بنایا۔
بھی ہو تو اس سے افضلیت محضہ سمجھنا انتہائی حماقت ہے۔ کیونکہ
حضور کی افضلیت حضور کے ساتھ مخصوص ہے۔ جس کا تحقق اصالت
کے بغیر ناممکن ہے۔

ہمارے اس بیان کی روشنی میں مخالفین کا ان تمام حوالجات
کو پیش کرنا بے سود ہو گیا۔ جن سے وہ ثابت کیا کرتے ہیں کہ افضلیت
کو اعلمیت مستلزم نہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ
السلام سے افضل ہیں۔ لیکن بعض علوم حضرت خضر علیہ السلام کے لئے حاصل
ہیں۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کا حصول ثابت
نہیں۔ وغیرہ، وغیرہ۔

مخالفین نے ابھی تک اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت پر دوسروں کی افضلیت کا
قیاس کرنا درست نہیں۔ اس لئے کہ حضور اصل کائنات ہیں اور

یہ وصفِ اصالتِ عامہ حضور کے علاوہ کسی کو نہیں ملا۔ بنا بریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اعلمیت کو مستلزم ہو گی۔ اور حضور کے علاوہ کسی دوسرے کی افضلیت میں اعلمیت کا استلزام نہ ہوگا۔

اس بات کی تائید و تصدیق کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور سب انبیاء کے خاتم ہیں۔ نیز یہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام رسول اللہ علیہ وسلم سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے جو شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باب ۴۹۱ کے علوم میں ارشاد فرمایا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد دنیا اور آخرت کا کوئی علم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنیت (روحانیت) کے بغیر کسی ذریعہ سے حاصل نہیں کر سکتا۔ برابر ہے کہ انبیاء متقدمین ہوں یا وہ علماء ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے متاخر ہیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے اولین و آخرین کے تمام علوم عطا کئے گئے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ ہم آخرین سے ہیں (پھر ہمارا کوئی علم بلا واسطہ روحانیت محمدیہ کیونکر حاصل ہو سکتا ہے) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علوم کے حکم میں تعمیم فرمائی۔ لہٰذا یہ حکم ہر قسم کے علوم کو شامل ہے۔ خواہ وہ علم منقول و معقول ہو یا موہوب۔ لہٰذا ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ بواسطہ نبی کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کرے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں علی الاطلاق سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

الیواقیت والجواہر جلد ۲ ص ۲۹ مطبوعہ مصر

بعض علوم کو بُرا کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ سے اس کی نفی کرنا بدترین جہالت اور بارگاہ نبوت سے کھلی عداوت ہے،

دیوبندی حضرات اہل سنت کے مواخذہ سے تنگ آکر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم حضور کے لئے وہی علوم مانتے ہیں جو نبوت و رسالت سے متعلق اور حضور کی شان کے لائق ہیں۔ غیر ضروری علوم اور نجاستوں، غلاظتوں مکر و فریب، چوری، دغابازی، ضلالت و گمراہی کے طریقوں اور ان کی تفصیلات کا بُرا اور مذموم علم اور شیطانی علوم کو حضور کے لئے ثابت کرنا حضور کے حق میں عیب ہے جس سے حضور کا پاک ہونا ضروری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ علم کا مقابل جہل ہے اور جہل فی نفسہ نقص و عیب ہے۔ تو لامحالہ علم فی نفسہ حسن و کمال ہوگا۔ دیکھئے حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں رقام فرماتے ہیں:۔

دریں جا باید دانست کہ علم فی نفسہ مذموم نیست ہر چہ باشد۔

ترجمہ:۔ یہاں جاننا چاہیئے کہ علم جیسا بھی ہو فی نفسہ بُرا

نہیں ہوتا۔ تفسیر فتح العزیز جلد اول ص ۴۴۵ مطبوعہ مطبع العلوم متعلقہ مدارس دہلی۔

اس کے بعد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسباب کا تفصیلی بیان فرمایا ہے۔ جن کی وجہ سے کسی علم میں برائی آسکتی ہے۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

۱۔ توقع ضرر۔ ۲۔ استعداد عالم کا قصور۔ ۳۔ علوم شرعیہ میں بے جا غور کرنا۔

ہمارے ناظرین کرام عقل و انصاف کی روشنی میں اتنی بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب کے بیان فرمودہ تینوں سببوں کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں پایا جانا ممکن نہیں، کیونکہ عصمت الٰہیہ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ضرر کی توقع نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد مقدسہ میں قصور کا پایا جانا بھی محال ہے۔ علی ھذا القیاس امور شرعیہ میں بے جا غور و فکر کرنا بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قطعاً ناممکن ہے۔ ورنہ علوم شرعیہ بھی معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مذموم ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا کہ جن اسباب خارجہ کی وجہ سے کسی علم میں برائی پیدا ہو سکتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ان کا پایا جانا ممکن نہیں۔ لہٰذا ثابت ہو گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ کیسا ہی علم

کیوں نہ ہو وہ حضور کے حق میں برا نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم آنکھیں بند کر کے یہ تسلیم ہی کر لیں کہ بعض علوم فی نفسہا بُرے ہوتے ہیں تو میں عرض کروں گا کہ جو چیز فی نفسہٖ بُری اور مذموم ہو وہ عیب ہے۔ اور عیب صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محال نہیں بلکہ حضور علیہ السلام سے پہلے اللہ تعالےٰ کے حق میں محال ہے نہ صرف محال بلکہ محال عقلی اور ممتنع لذاتہٖ ہے۔ لہٰذا ایسے علم کو جو فی نفسہٖ بُرا ہو۔ اور حضور کے حق میں اس کا ہونا عیب قرار پائے اُسے اللہ تعالیٰ کے لیئے بھی ثابت کرنا ناممکن ہوگا۔ کیوں کہ صفتِ ذمیمہ کا اثبات یقیناً عیب لگانا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے، تو بُرے علم سے بھی پاک ہونا اس کے لئے یقیناً واجب ہوگا۔ جو چیز (فی نفسہٖ) بندوں کے حق میں عیب ہو اللہ تعالیٰ کا اس سے منزہ ہونا ضروری ہے۔ دیکھئے کذب، جہل، ظلم سفہ وغیرہ امور فی نفسہا جس طرح بندوں کے حق میں عیب ہیں، اسی طرح اللہ تعالےٰ کے حق میں بھی عیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ان سے پاک ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے مسامرہ جزء ثانی ص۶۲ مطبوعہ مصر میں علامہ کمال ابن ابی شریف ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:۔

ہم کہیں گے کہ اشعری اور ان کے علاوہ (تمام اہل سنت) اس بات پر متفق ہیں کہ ہر وہ چیز جو (فی نفسہٖ) بندوں کے حق میں عیب اور نقص کی صفت ہو۔ اللہ تعالیٰ

اس سے پاک ہے۔ اور وہ صفت نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

ایسی صورت میں حضرات علماء دیوبند سے مخلصانہ استفسار ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک سمجھتے ہیں تو کیا اس کی ذات مقدسہ سے ان تمام علوم کی نفی کریں گے۔ جنہیں نجاست و غلاظت مکر و فریب کا علم اور شیطانی علوم کہہ کر بُرا اور مذموم قرار دیا گیا ہے اگر نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کو آپ عیوب و نقائص سے مبرّا نہیں مانتے ؟

حیرت ہے کہ جن لوگوں کی عبارات توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوّث ہیں اس مسئلے میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر حد سے زائد محبت کس طرح ہو گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ سے بھی ان کے نزدیک حضور کی تقدیس زیادہ اہم اور ضروری قرار پا گئی۔ فیا للعجب،

درحقیقت یہ بھی عداوت رسول کا ایک بیّن ثبوت ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی اچھی چیز سے کسی کو بربنائے عداوت محروم رکھنا ہو تو اس چیز کو بُرا اور مذموم کہہ دیا جاتا ہے تاکہ دوسروں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ ہم اس شخص کی محبت و خیر خواہی کی بناء پر اس بری چیز سے اسے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً عداوت کی وجہ سے اس کو ایک اچھی اور مفید چیز سے محروم رکھنا مقصود ہوتا ہے۔ بالکل یہی صورت حال یہاں ہے کہ بری چیزوں کے فی نفسہٖ علم کو (جو عین کمال ہے) نقص و عیب قرار دے دیا گیا۔ تاکہ وہ حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کے لئے ثابت نہ ہو سکے۔ العیاذ باللہ والیہ المشتکی،

ایک کثیر الوقوع شبہ کا ازالہ

بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ علمائے دیوبند نے دین کی بہت خدمت کی سینکڑوں علماء ان سے پیدا ہوئے۔ انہوں نے بے شمار کتابیں لکھیں ان میں بہت سے لوگ پیری مریدی کرتے ہیں۔ اور ان میں عابد و زاہد بھی پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے دین کی بہت کچھ تبلیغ و اشاعت کی۔ ایسی صورت میں ذہن اس بات کو قبول نہیں کرتا۔ کہ انہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی شان میں توہین آمیز عبارات لکھی ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں سے توہینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سرزد ہو جانا عقلاً یا شرعاً کسی طرح بھی محال نہیں۔ بلعم بن باعور کتنا بڑا عابد و زاہد اور مستجاب الدعوات تھا۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور ان کی اہانت کا مرتکب ہو کر ولکنہ اخلد الی الارض کا مصداق بن گیا۔ اور ہمیشہ کے لئے قعرِ مذلت میں گر گیا۔ شیطان کا عابد و زاہد اور عالم و عارف ہونا سب کو معلوم ہے۔ جب وہ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کر کے راندۂ درگاہ ہو گیا تو دوسروں کے لئے توہین رسول کا ارتکاب کیونکر ناممکن قرار پا سکتا ہے۔

خوارج و معتزلہ اور دیگر فرقِ باطلہ کے علمی اور عملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے حضرات مذکورین سے ان کے علم و عمل کا پلہ کہیں بھاری تھا۔ ان کی مزعومہ دینی خدمات تدریس و تبلیغ تصنیف و تالیف کے مقابلے میں اپنا زمانہ کی خدمات اور کارگزاریاں ذرّہ بے مقدار کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں لیکن ان کے یہ تمام علمی اور عملی کارنامے ان کو فتنۂ ضلالت سے بچا نہ سکے رہی خدمت و حمایتِ دین۔ تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ اہلِ حق ہی کے ذریعے ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید نافرمانوں اور فاجروں سے بھی کرالیتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر لہٰذا اعانت و حمایت دین اور ظاہری علم و عمل کے پائے جانے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ ایسے لوگ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں۔

کفر و شرک و بدعت

اگر غور سے دیکھا جائے تو ان حضرات کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے تمام امتِ مسلمہ کو کافر، مشرک اور بدعتی بنا ڈالا۔ مثلاً یا رسول اللہ کہنا شرک، اولیاء کرام کی نذر (لغوی) شرک۔ مزارات اولیاء پر جانا کفر، میلاد بدعت، عرس حرام۔ گیارہویں شرک۔ اذان میں حضور پاک کا نام سن کر انگوٹھے چومنا بدعت۔ الغرض کفر و شرک کی ایسی بھرمار کی کہ جس سے دوسرے تو کیا بچتے۔ خود بھی محفوظ نہ رہ سکے

اس مختصر میں تفصیل کی تو گنجائش نہیں۔ البتہ اجمالاً اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ منصوص قطعی کا انکار کفر ہے۔ غیر خدا کو خدا ماننا یا خدا کی کوئی صفت کسی غیر کے لئے ثابت کرنا شرک ہے اور دین میں ایسی چیز پیدا کرنا جس کی اصل دین متین میں نہ پائی جائے۔ بدعت ہے۔ یعنی ہر وہ چیز جو کسی دلیل شرعی کے معارض ہو، بدعت شرعیہ ہے۔

یہ عرس و میلاد و دیگر اعمال مستحسنہ جنہیں کفر و شرک اور بدعت قرار دیا جاتا ہے بحقیقتاً امور مستحبہ ہیں۔ الحمد للہ آج تک کوئی منکر ان امور میں سے کسی امر کو نہ کسی نص قطعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے کفر ہونے پر دلیل لا سکا۔ اور نہ ان کو کسی دلیل شرعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے بدعت ہونے پر استدلال کر سکا۔ البتہ اتنی بات ضرور کہی جاتی ہے۔ کہ جس طریقہ سے تم یہ کام کرتے ہو اسی طرح خیر القرون میں یہ کام کسی نے نہیں کئے۔ لہذا یہ سب امور بدعت ہیں۔ اس کے جواب میں تحقیق و تفصیل تو انشاء اللہ دوسرے رسالہ میں ہدیۂ ناظرین ہو گی۔ سر دست اتنا عرض کر دینا کافی ہے، کہ اگر ان امور کی ہیئت کذائیہ کی تفصیلات قرون اولیٰ میں نہیں پائی گئیں۔ تو صرف اس وجہ سے ان کو بدعت کہنا ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے قرآن مجید کی تیس پاروں میں تقسیم، اعراب قرآن، جمع احادیث، بناء مدارس، تعلیم دین پر اجرت لینا، اوراد و اعمال، مشائخ وغیرہ بے شمار کام ایسے ہیں کہ خیر القرون میں ان کا وجود نہیں

پایا گیا۔ لیکن علماء دیوبند بھی انہیں بدعت نہیں کہتے۔ معلوم ہوا کہ یہ بات قطعاً غلط اور ناقابلِ قبول ہے۔

اسی طرح کوئی منکر کسی حجت شرعیہ سے ان امور کے اعتقاد یا عمل کا شرک ہونا بھی ثابت نہ کر سکا۔ شرک کے متعلق ہمارے ناظرین کرام یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ شرک توحید کا مقابل ہے اور مسئلہ توحید واجب عقلی ہے۔ لہٰذا شرک لامحالہ اعتقاد امر ممتنع لذاتہ کا نام ہوگا۔

ظاہر ہے کہ تصرفات انبیاء و اولیاء علیہم السلام اور ان کے باقی کمالات علمیہ و عملیہ سب مقید بالعطا و باذن اللہ ہیں اور یہ امر بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ عطاءِ الٰہی اور اذنِ خداوندی کے ساتھ اللہ کے کسی محبوب کے لئے علمی یا عملی کمالات و تصرفات کا ہونا ہرگز ممتنع لذاتہ نہیں۔ اس لئے اذن و عطا کی قید کے ساتھ ان کا اعتقاد کسی طرح شرک نہیں ہو سکتا۔ البتہ الوہیت اور وجوب وجود اور غنائے ذاتی ایسے امور ہیں۔ جن کی عطا ممتنع لذاتہ ہے۔ اس لئے جو شخص کسی کے حق میں ان امور میں سے کسی امر کی عطا کا اعتقاد رکھے گا وہ یقیناً مشرک ہوگا۔ جیسا کہ مشرکین عرب اپنے الٰہ باطلہ کے حق میں اسی قسم کا اعتقاد رکھتے تھے اور کسی مسلمان کا کسی غیر اللہ کے حق میں ہرگز یہ اعتقاد نہیں۔ الحمد للہ اس مختصر بیان سے اہل علم پر مخالفین کے وہ تمام مکر و فریب آشکارا ہو گئے جن میں بعض حضرات مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (وللہ الحجۃ البالغۃ)

انصاف کیجئے!

جو دیوبندی حضرات علماء دیوبند کی صریح توہینی عبارتوں میں توہین نہیں مانتے۔ ان کی خدمت میں مخلصانہ گذارش ہے کہ آپکے علماء کی عبارات کے مقابلے میں مودودی صاحب کی وہ عبارتیں توہین کے مفہوم سے بہت دور ہیں جن سے خود آپکے علماء دیوبند نے توہین کا مفہوم نکال کر مودودی صاحب پر الزاماتِ توہین عائد کئے ہیں۔ اگرچہ ہمارے نزدیک دونوں میں کوئی فرق نہیں لیکن عبارات میں صراحت و وضاحتِ توہین کے بیّن تفاوت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہم مودودی صاحب کی ان عبارات میں سے صرف ایک عبارت بلا تشریح تحریر کرتے ہیں۔ جس کی بناء پر علماء دیوبند نے مودودی صاحب کو توہینِ خدا و رسول کا مجرم گردانا ہے۔ اسی طرح اس عبارت کے مقابلے میں تین عبارتیں اکابر علماء دیوبند کی بھی بلا تشریح پیش کرتے ہیں۔ جن سے علماء اہل سنت نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھی ہے۔ اور یہ فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ مفہومِ توہین میں کس کی عبارت زیادہ واضح اور صریح ہے۔

مودودی صاحب کی وہ عبارت جس سے علماء دیوبند نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اخذ کر کے مودودی صاحب پر خدا و رسول کی توہین کا الزام عائد کیا ہے۔

حضور کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے۔ یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانے

میں ظاہر ہو۔ لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ
نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔
اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کئے جانا
کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں۔ نہ تو اسلام کی صحیح
نمائندگی ہے اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح فہم کہا جا
سکتا ہے، جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں۔ اس قسم کے
معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ نکلنا
ہرگز منصب نبوت پر طعن کا موجب نہیں ہے۔

ماخوذ از ترجمان القرآن

رسالہ حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب
مؤلفہ مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین۔ دروازہ
شیرانوالہ لاہور۔ ص ۱۸

اب ملاحظہ ہوں اکابر علماء دیوبند کی وہ عبارات جن سے علماء اہل سنت
نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین سمجھ کر ان پر
توہین خدا و رسول کا حکم لگایا ہے۔

(۱) اور انسان خود مختار ہے۔ اچھے کام کریں یا نہ کریں اور
اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا۔ کہ کیا کریں گے۔
بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔ اور آیات
قرآنی جیسا کہ ولیعلم الذین وغیرہ بھی اور احادیث کے

الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔ (بلغۃ الحیران مصنفہ مولوی حسین علی صاحب ص ۱۵۷، ۱۵۸)

(۲) پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے۔ جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ (تصفیۃ العقائد ص ۲۵ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی)

(۳) بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ خالی غلطی سے نہیں۔ تصفیۃ العقائد ص ۲۸

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند

مودودی صاحب اور علماء دیوبند دونوں کی اصل عبارات بلا کم و کاست آپ کے سامنے موجود ہیں۔ اگر آپ نے خوف خدا کو دل میں جگہ دے کر پوری دیانتداری سے بنظر انصاف غور فرمایا تو آپ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ مودودی صاحب کی عبارت کے مقابلہ میں علماء دیوبند کی عبارات مفہوم توہین میں زیادہ صریح ہیں۔

دیوبندی حضرات کا علماء اہلسنت پر ایک اعتراض اور دیوبندی عالم کی تحریر سے اس کا جواب

دیوبندی حضرات علماء اہلسنت پر اعتراض کرتے ہیں کہ علماء دیوبند پر اعتراض کرنے والے ان کی عبارتوں کے سیاق و سباق کو نہیں دیکھتے جو فقرہ قابل اعتراض ہوتا ہے فقط اس کو پکڑ لیتے ہیں۔ اور صرف اسی فقرہ کے باعث علماء دیوبند پر طعن و تشنیع شروع کر دیتے ہیں۔

برادرانِ اسلام! سیاق و سباق سے دیوبندی حضرات کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگلی پچھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا چاہیئے۔

جواباً عرض ہے مودودی صاحب پر اعتراض کرنے والے دیوبندیوں پر بعینہٖ یہی اعتراض انہی الفاظ میں مودودیوں کی طرف سے آپ کے مولوی احمد علی صاحب دیوبندی نے اپنے رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" کے صہ ۸۰ پر نقل کیا ہے۔ اور اس کا جواب بھی اسی صہ ۸۰ پر دیا ہے۔ ہم بعینہٖ وہی جواب نقل کئے دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

اگر دس سیر دودھ کسی کھلے منہ والے دیگچے میں ڈال دیا جائے اور اس دیگچہ کے منہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تاگا میں خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں لٹکا دی جائے۔ پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے۔ وہ کہے گا کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہیں پیوں گا کیونکہ سب حرام ہو گیا ہے۔ پلانے والا کہے کہ بھائی دس سیر دودھ کے آٹھ سو تولے ہوتے ہیں۔ آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہیں دیکھئے اس بوٹی کے آگے پیچھے دائیں بائیں اور اس کے نیچے چار انچ کی گہرائی میں دودھ ہی

دودھ ہے۔ وہ مسلمان یہی کہے گا کہ یہ سارا دودھ
خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا۔ یہی قصہ
مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے۔ جب مسلمان مودودی
صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت
اور گندگی ہے۔ اس کے بعد مودودی صاحب اس فقرہ
سے توبہ کر کے اعلان نہیں کریں گے، مسلمان کبھی راضی
نہیں ہوں گے۔ جب تک یہ خنزیر کی بوٹی اس دودھ
سے نہیں نکالیں گے۔ صفحہ ۸۱

پس دیوبندی حضرات یہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیں۔ اور خوب یاد رکھیں کہ علماء دیوبند کی عبارات میں محبوبان حق تبارک وتعالیٰ کی ہزار تعریفیں ہوں۔ مگر جب تک وہ توہین آمیز فقروں سے توبہ نہیں کریں گے اہل سنت ان سے کبھی راضی نہیں ہوں گے۔

ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ بعض حضرات توہین آمیز عبارات کے صریح مفہوم کو چھپانے کے لئے علماء دیوبند کی وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں انہوں نے توہین و تنقیص سے اپنی برأت ظاہر کی ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کے ساتھ عظمت شان نبوت کا اقرار کیا ہے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ عبارات انہیں قطعاً مفید نہیں جب تک ان کی کوئی ایسی عبارت دکھائی جائے کہ ہم نے فلاں مقام پر جو توہین کی تھی اب اس سے ہم رجوع کرتے ہیں۔ مثلاً

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے تحذیر الناس میں "خاتم النبین" کے معنی منقول متواتر "آخر النبیین" .... گو عوام کا خیال بتایا ہے۔ اب اگر ان کی دس بیس عبارتیں بھی اس مضمون کی پیش کردی جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ یا حضور علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کافر ہے۔ تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ تاوقتیکہ مولوی محمد قاسم صاحب کا یہ قول نہ دکھایا جائے کہ میں نے جو "خاتم النبین" کے معنی منقول متواتر "آخر النبیین" کا انکار کیا تھا۔ اب میں اس سے توبہ کرکے رجوع کرتا ہوں۔ دیکھئے مرزائی لوگ مرزا غلام احمد کی برات میں جو عبارتیں مرزا صاحب کی کتابوں سے پیش کیا کرتے ہیں۔ ان کے جواب میں مولوی مرتضےٰ حسن صاحب دربھنگی ناظم تعلیمات مدرسہ دیوبند نے بھی یہی لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

اشد العذاب مطبوعہ مطبع مجتبائی جدید دہلی ص ۱۵ سطر ۱۶/۱۷

جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں۔ جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں۔ تو ان کا کچھ اعتبار نہیں۔

دیوبندیوں کی توہین آمیز عبارات کے اظہار کی ضرورت

بعض دیوبندی حضرات کہا کرتے ہیں کہ علماء دیوبند کی ان عبارات کے اظہار و اشاعت کی کیا ضرورت ہے۔ جن سے آپ لوگ توہین سمجھتے ہیں۔ اس نہ ماننے میں ان عبارات

کی اشاعت بلا وجہ شور وشر فتنہ وفساد کا موجب ہے۔ اور یہ بڑی ناانصافی ہے کہ علماء دیوبند کے ساتھ لڑائی مول لی جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ علماء دیوبند کی توہینی عبارتوں کے اظہار کی وہی ضرورت ہے جو مولوی احمد علی صاحب کو مودودیوں کا پول کھولنے کے لئے پیش آئی۔ کہ علماء دیوبند نے تمام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف اللہ تعالےٰ اور انبیاء واولیاء علیہم السلام کی مقدس شان میں وہ شدید اور ناقابل برداشت حملے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ مولوی احمد علی صاحب اسی ضرورت کو حسب ذیل عبارت میں بیان فرماتے ہیں:۔

> کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے اور اگر مال اور جان بچانے کے لئے ڈاکو سے مقابلہ کرے تو پھر یہ کہنا صحیح ہے کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا ہے۔

رسالہ مذکورہ مولوی احمد علی صاحب ص ۴۲

علماء دیوبند کی تہذیب کا ایک مختصر نمونہ

دیوبندی حضرات عام طور پر کہتے ہیں کہ بریلوی مولوی علماء دیوبند کو گالیاں دیا کرتے ہیں اس الزام کی حقیقت، تو ہمارے اسی رسالہ سے منکشف ہو جائے گی۔ اور ہمارے ناظرین کرام پر روشن ہو جائے گا کہ جس شائستگی اور تہذیب سے ہم نے علماء دیوبند کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے

اس کی مثال ہمارے مخالفین کی ایک کتاب سے بھی پیش نہیں کی جا سکتی۔ لیکن مزید وضاحت کے لئے بطور نمونہ ہم مولوی حسین احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب "الشہاب الثاقب" سے چند وہ عبارات پیش کرتے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کو شدید ترین قسم کی دل آزار گالیاں دی گئی ہیں۔ ان عبارات کو پڑھ کر ہمارے ناظرین کرام علماء، اہل سنت اور فضلاء، دیوبند کی تہذیب کا مقابلہ کر لیں۔ ملاحظہ فرمائیے:۔

۱۔ پھر تعجب ہے کہ مجدد بریلوی آنکھوں میں دھول ڈال رہا ہے، اور کذب خالص مشہور کر رہا ہے۔ لعنۃ اللہ تعالیٰ فی الدارین۔ آمین۔ یعنی لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس (مجدد بریلوی) پر دونوں جہان میں۔
الشہاب الثاقب ص ۸۱

۲۔ آپ حضرات ذرا انصاف فرمائیں، اور اس بریلوی دجال سے دریافت کریں۔ الشہاب الثاقب ص ۸۶

۳۔ مجدد الضالین صاحب فرماتے ہیں۔

۴۔ ہم آگے چل کر صاف طور سے ظاہر کر دیں گے کہ دجال بریلوی نے یہاں پر محض بے سمجھی اور بے عقلی سے کام لیا ہے۔ ص ۹۵

۵۔ اس کے بعد مجدد الضالین علیہ ما علیہ۔ الخ ص ۱۰۳

۶. سلب اللہ ایمانک وسود وجہک فی الدارین وعاقبک بما عاقب بہ اباجہل وعبداللہ بن اُبیّ یا رئیس المبتدعین آمین۔ یعنی اسے بدعتیوں کے سردار (مجدد بریلوی) سلب کرے اللہ تعالیٰ تیرا ایمان اور دونوں جہان میں تیرا منہ کالا کرے۔ اور تجھے وہی عذاب دے جو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی کو دیا تھا۔ ص ۱۰۴، ۱۰۵

۷. مگر تہذیب علم کوئی لفظ مجدد بریلوی کے شایان شان قلم سے نہیں نکلنے دیتی۔ ص ۱۰۵

۸. فسود اللہ وجہہ فی الدارین واسکنہ بحبوحۃ الدرک الاسفل من النار مع اعداء سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام آمین یارب العالمین ص ۱۱۹ یعنی اللہ تعالےٰ اس مجدد بریلوی کا دونو جہان میں منہ کالا کرے اور اسے حضور کے دشمنوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے گڑھے میں رکھے۔

۹. یہ سب تکفیریں اور لعنتیں بریلوی اور اس کے اتباع کی طرف لوٹ کر قبر میں ان کے واسطے عذاب اور بوقت خاتمہ ان کے لئے موجب خروج ایمان وازالہ تصدیق وایقان ہونگی اور قیامت میں ان کے جملہ متبعین کے واسطے اس کی موجب ہونگی۔

کہ ملائکہ حضور علیہ السلام سے کہیں گے انک لاتدری ما
احدثوا بعدک اور رسول مقبول علیہ السلام دجال
بریلوی اور ان کے اتباع کو سحقاً سحقاً فرما کر
اپنے حوض مورود و شفاعت محمود سے کتوں سے
بدتر کر کے دھتکار دیں گے۔ اور امت مرحومہ کے
اجر و ثواب و منازل و نعیم سے محروم کئے جاویں گے
سود اللہ وجوھھم فی الدارین وجعل قلوبھم قاسیہ فلا
یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم۔ یعنی اللہ ان بریلویوں
کا منہ دونوں جہان میں کالا کرے۔ اور ان کے دلوں کو
سخت کر دے تو وہ ایمان نہ لائیں یہاں تک کہ
عذاب الیم کو دیکھ لیں۔ الشہاب الثاقب صفحہ ۱۲۰

ان تمام بد دعاؤں اور گالیوں کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ الحمد للہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تو ہرگز اس بدگوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ بالآخر بمقتضائے حدیث اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی مقدس ہستی کے حق میں ایسے ناپاک کلمے بولنے والا انشاء اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے کلمات کا خود مصداق بنے گا۔ وماذالک علی اللہ بعزیز۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے جو علماء دیوبند کی عبارات پر علماء حرمین طیبین سے کفر کے فتوے حاصل کر کے حسام الحرمین میں شائع کئے۔

اس کے جواب میں علماء دیوبند نے حسام الحرمین کے خلاف اپنی تائید میں علماء حرمین طیبین کے فتوے المہند میں چھاپے اور تمام ملک میں اس کی اشاعت کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے علماء دیوبند کی عبارات کو توڑ مروڑ کر غلط عقائد ان کی طرف منسوب کئے تھے۔ جب علماء دیوبند کی اصل عبارات اور ان کے اصلی عقائد سامنے آئے تو علماء حرمین طیبین نے ان کی تصدیق و تائید فرمادی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام قطعاً بے بنیاد ہے کہ انہوں نے دیوبندیوں کی عبارتوں میں رد و بدل کیا ہے۔ یا غلط عقائد ان کی طرف منسوب کئے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حسام الحرمین کے شائع ہونے کے بعد دیوبندی حضرات نے اپنی جان بچانے کے لئے اپنی عبارتوں میں خود قطع و برید کی۔ اور اپنے اصل عقائد کو چھپا کر علماء عرب و عجم کے سامنے اہلسنت کے عقیدے ظاہر کئے۔ جس پر علماء دین نے تصدیقیں فرمائیں۔ چونکہ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی گنجائش نہیں اس لئے صرف ایک دلیل اپنے دعوی کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمائیے:

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں دیوبندیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ بہت اچھا آدمی تھا۔ اس کے عقائد بھی عمدہ تھے دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ جلد اصلاا پر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے لکھا کہ :۔

محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو نجدی کہتے ہیں۔

ان کے عقائد عمدہ تھے۔ مذہب ان کا حنبلی تھا۔
البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی۔ مگر وہ اور ان کے
مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں
فساد آگیا۔ اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق
حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔

رشید احمد گنگوہی

ناظرین کرام نے فتاوی رشیدیہ کی اس عبارت سے معلوم کر لیا ہوگا
کہ دیوبندیوں کے مذہب میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد عمدہ
تھے۔ اور وہ اچھا آدمی تھا۔ لیکن جب علماء حرمین طیبین نے دیوبندیوں
سے سوال کیا کہ بتاؤ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد
ہے۔ وہ کیسا آدمی تھا تو حیلہ سازی سے کام لے کر اپنا مذہب چھپا لیا۔
اور لکھ دیا ہم اسے خارجی اور باغی سمجھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو المہند صـ ۱۹/۲
ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار
نے فرمایا ہے۔ اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے۔
کہ علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے
جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین
سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین
متغلب ہوئے۔ اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے
مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں۔

اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے۔
اور اسی بناء پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہلسنت
کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے
ان کی شوکت توڑ دی۔ انتہی۔

دیکھئے یہاں اپنے مذہب کو کیسے چھپایا۔ اور فتاوی رشیدیہ کی عبارت کو صاف ہضم کر گئے۔ یہ تو ایک نمونہ تھا۔ تمام کتاب کا یہی حال ہے کہ جان بچانے کے لئے اپنے مذہب پر پردہ ڈال دیا۔ اپنی عبارات کو بھی چھپا دیا۔ اب ناظرین کرام خود فیصلہ فرمائیں کہ خیانت کرنے والا کون ہے۔

آخری سہارا

اس بحث میں ہمارے مخالفین (حضرات علماء دیوبند) کا ایک آخری سہارا یہ ہے کہ بہت سے اکابر علماء کرام ومشائخ عظام نے علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی جیسے سند المحدثین حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب مجددی رام پوری رحمۃ اللہ علیہ اور قبلہ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح بعض دیگر اکابر امت کی کوئی تحریر ثبوت تکفیر میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ اس کے متعلق گذارش ہے کہ تکفیر نہ کرنیوالے حضرات میں بعض حضرات تو وہ ہیں جن کے زمانے میں علماء دیوبند کی عبارات کفریہ (جن میں التزام کفر متیقن ہو) موجود ہی نہ تھیں۔ جیسے مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری رحمۃ اللہ علیہ ایسی صورت میں تکفیر کا سوال

ہی پیدا نہیں ہوتا اور بعض وہ حضرات ہیں جن کے زمانے میں اگرچہ وہ عبارات شائع ہو چکی تھیں۔ مگر ان کی نظر سے نہیں گزریں۔ اس لئے انہوں نے تکفیر نہیں فرمائی۔ ہمارے مخالفین میں سے آج تک کوئی شخص اس امر کا ثبوت پیش نہیں کر سکا کہ فلاں مسلّم بین الفریقین بزرگ کے سامنے علماء دیوبند کی عبارات متنازعہ فیہا پیش کی گئیں اور انہوں نے ان کو صحیح قرار دیا۔ یا تکفیر سے سکوت فرمایا علاوہ ازیں یہ کہ جن اکابر امت مسلم بین الفریقین کی عدم تکفیر کو اپنی برات کی دلیل قرار دیا جا سکتا ہے ممکن ہے کہ انہوں نے تکفیر فرمائی ہو اور وہ منقول نہ ہوئی ہو۔ کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ کسی کی کہی ہوئی ہر بات منقول ہو جائے۔ لہٰذا تکفیر کے باوجود عدم نقل کے احتمال نے اس آخری سہارے کو بھی ختم کر دیا۔ وللہ الحمد۔

ایک تازہ شبہ کا جواب ایک مہربان نے تازہ شبہ پیش کیا ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے ہمیں کتنے رکعت کا ثواب ملے گا۔ ہم خواہ مخواہ کسی کو کافر کیوں کہیں۔ توہین آمیز عبارات لکھنے والے مر گئے۔ اسی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ حدیث شریف میں وارد ہے اذکروا موتاکم بالخیر۔ تم اپنے مردوں کو خیر کے ساتھ یاد کرو۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مرتے وقت انہوں نے توبہ کر لی ہو۔ حدیث شریف میں ہے۔ انما الاعمال بالخواتیم عمل کا مدار خاتمہ پر ہے۔ ہمیں کیا معلوم کہ ان کا خاتمہ کیسا ہوا۔ شاید ایمان پر

ن کی موت واقع ہوئی ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کفر و اسلام میں امتیاز کرنا ضروریات دین
ہے۔ آپ کسی کافر کو عمر بھر کافر نہ کہیں۔ مگر جب ان کا کفر
منے آجائے تو یہ بنائے کفر اسے کافر نہ ماننا خود کفر میں مبتلا ہونا
ہے۔ بے شک اپنے مردوں کو خیر سے یاد کرنا چاہئے۔ مگر توہین
کرنے والوں کو مومن اپنا نہیں سمجھتا۔ نہ وہ واقع میں اپنے ہو سکتے ہیں۔
اس لئے مضمون حدیث کو ان سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ ہم مانتے ہیں
کہ خاتمہ پر اعمال کا دارومدار ہے۔ مگر یاد رکھئے۔ دم آخر کا حال
اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اس کا مآل بھی اس کی طرف مفوض ہے۔ احکام
شرع ہمیشہ ظاہر پر مرتب ہوتے ہیں۔ اس لئے جب کسی شخص نے
معاذ اللہ علانیہ طور پر التزام کفر کر لیا۔ تو وہ حکم شرعی کی رو سے قطعاً
کافر ہے۔ تاوقتیکہ توبہ نہ کرے۔ اور اگر کوئی مسلمان ایسے شخص
کو کافر نہیں سمجھتا تو کفر و اسلام میں امتیاز نہیں کرتا۔ اور
ظاہر ہے کہ کفر و اسلام کو معاذ اللہ یکساں سمجھنا کفر قطعی ہے۔
لہذا کافر کو کافر نہ ماننے والا یقیناً کافر ہے۔ اور اگر بفرض محال
ہم یہ تسلیم کر لیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی
شان اقدس میں گستاخیاں کرنے والوں کو کافر نہ کہنا چاہیئے۔
اس لئے کہ شاید انہوں نے توبہ کر لی ہو۔ اور ان کا خاتمہ بالخیر ہو
گیا ہو!! تو اسی دلیل سے مرزائیوں کو کافر کہنے سے بھی ہمیں

زبان روکنی پڑے گی۔ کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین سب کے حق میں یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ شاید ان کا خاتمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان پر مقدر فرما دیا ہو۔ تو ہم انہیں کس طرح کافر کہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ مرزائیوں کے بارے میں یہ احتمال کارآمد نہیں۔ تو گستاخان نبوت کے حق میں کیونکر مفید ہو سکتا ہے۔

ایک ضروری تنبیہ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ توہین آمیز عبارات پر تو سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور بسا اوقات مجبور ہو کر اقرار کر لیتے ہیں کہ واقعی ان عبارات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔ لیکن جب ان عبارات کے قائلین کا سوال سامنے آتا ہے تو ساکت اور متامل ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی استادی شاگردی، پیری، مریدی یا رشتہ داری و دیگر تعلقات دنیوی خصوصاً کاروباری تجارتی نفع و نقصان کے پیش نظر ان کو چھوڑنا، ان کے کفر کا اقرار کرنا ہرگز گوارا نہیں کرتے۔ ان کی خدمت میں مخلصانہ گذارش ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسب ذیل آیتوں کو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

یایھا الذین امنوا لا تتخذوا اباء کم و اخوانکم اولیاء

ترجمہ :- اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں

استحبوا الكفر على الايمان
ومن يتولهم منكم فاولئك
هم الظلمون ٥ قل ان كان
اباؤكم وابناؤكم واخوانكم
وازواجكم وعشيرتكم
واموال اقترفتموها
وتجارة تخشون كسادها
ومساكن ترضونها احب
اليكم من الله ورسوله
وجهاد في سبيله فتربصوا
حتى ياتي الله بامره والله
لا يهدي القوم الفسقين ٥

کفر کو عزیز رکھیں تو ان کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔ اور جو تم میں سے ایسے باپ بھائیوں کے ساتھ دوستی کا برتاؤ رکھے گا تو یہی لوگ ہیں جو خدا کے نزدیک ظالم ہیں۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ مسلمانوں سے فرما دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبہ دار اور مال جو تم نے کمائے ہیں۔ اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو۔ اور مکانات جن میں رہنے کو تم پسند کرتے ہو۔ اگر یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو ذرا صبر کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے حکم کو لے آئے۔ اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔

ان دونوں آیتوں کا مطلب واضح ہے کہ عقیدے اور ایمان کے معاملے میں اور نیکی کے کاموں میں بسا اوقات خویش واقارب کنبہ اور

برادری، محبت اور دوستی کے تعلقات حائل ہو جایا کرتے ہیں اسلئے
ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں کو ایمان سے زیادہ کفر عزیز ہے ایک مومن انہیں
کس طرح عزیز رکھ سکتا ہے۔ مسلمان کی شان نہیں کہ ایسے لوگوں
سے رفاقت اور دوستی کا دم بھرے۔ خدا اور رسول کے دشمنوں سے
تعلقات استوار کرنا یقیناً گنہ گار بنتا اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا ہے۔
جہاد فی سبیل اللہ اور اعلاء کلمۃ الحق سے اگر یہ خیال مانع ہو کہ کنبہ
اور برادری چھوٹ جائے گی۔ استادی شاگردی یا دنیاوی
تعلقات میں خلل واقع ہو گا۔ اموال تلف ہوں گے، یا تجارت
میں نقصان ہو گا۔ راحت اور آرام کے مکانات سے
نکل کر بے آرام ہونا پڑے گا۔ تو پھر ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ
کی طرف سے اس کے عذاب کے حکم کا منتظر رہنا چاہیئے
جو اس نفس پرستی، دنیا طلبی اور تن آسانی کی وجہ سے ان پر
آنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس واضح اور روشن ارشاد کو سننے
کے بعد کوئی مومن کسی دشمن رسول سے ایک آن کے لئے بھی اپنا
تعلق برقرار نہیں رکھ سکتا۔ نہ اس کے دل میں حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کافر ہونے کے متعلق کوئی
شک باقی رہ سکتا ہے۔

حرفِ آخر | دیوبندی مبلغین و مناظرین اعلیٰ حضرت مولانا

احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہم خیال علماء کی بعض عبارات بزعم خود قابلِ اعتراض قرار دے کر پیش کیا کرتے ہیں۔

اس کے متعلق سردست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر فی الواقع علماء اہلِ سنت کی کتابوں میں کوئی توہین آمیز عبارت ہوتی تو علماء دیوبند پر فرض تھا کہ وہ ان علماء کی تکفیر کرتے جیسا کہ علماء اہل سنت نے علماء دیوبند کی عبارات کفریہ کی وجہ سے تکفیر فرمائی۔ لیکن امر واقع یہ ہے کہ دیوبندیوں کا کوئی عالم آج تک اعلیحضرت یا ان کے ہم خیال علماء کی کسی عبارت کی وجہ سے تکفیر نہ کر سکا۔ نہ کسی شرعی قباحت کی وجہ سے ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے سکا۔ دیکھئے دیوبندیوں کی کتاب قصص الاکابر ملفوظات مولوی اشرف علی صاحب تھانوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ دہلی ص ۹۹/۱ پر ہے۔

ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟
فرمایا (حضرت حکیم الامت مدظلہ العالی نے) ہاں
ہم ان کو کافر نہیں کہتے۔

اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے:۔

ہم بریلی والوں کو اہل ہوا کہتے ہیں۔ اہل ہوا کافر نہیں۔

اس سلسلہ میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ایک اور مزیدار ملفوظ ملاحظہ فرمائیے۔ الافاضات الیومیہ جلد پنجم مطبوعہ اشرف المطابع تھانہ بھون ص۲۲۰ پر ملفوظ ۲۲۵ میں مرقوم ہے:۔

ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا تو اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں میں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے۔ میں نے کہا ہماری طرف سے کوئی جنگ نہیں۔ وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں۔ ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو۔ (مزاحاً فرمایا کہ ان سے کہو کہ آ، مادہ! نر آگیا) ہم سے کیا کہتے ہو۔

اس عبارت سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ علماء اہل سنت (جنہیں بریلوی کہا جاتا ہے) دیوبندیوں کے نزدیک مسلمان ہیں۔ اور ان کا دامن ہر قسم کے کفر و شرک سے پاک ہے حتی کہ دیوبندیوں کی نماز ان کے پیچھے جائز ہے۔ عبارت منقولہ بالا سے جہاں اصل مسئلہ ثابت ہوا وہاں علماء دیوبند کے مجدد اعظم، حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب کی تہذیب اور مخصوص ذہنیت کا نقشہ بھی سامنے آگیا۔ جس کا آئینہ دار مولوی اشرف علی صاحب کے ملفوظ شریف کا یہ جملہ ہے کہ:۔

ان (بریلویوں) سے کہو کہ آ: مادہ! نزا آ گیا۔

دیوبندی حضرات کو چاہیئے کہ اس جملہ کو بار بار پڑھیں اور اپنے عارف ملت و حکیم امت کے ذوق حکمت و معرفت سے کیف اندوز ہو کر اس کی داد دیں۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ملفوظ منقول الصدر سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ بعض اعمال و عقائد مختلف فیہا کی بناء پر مقتدیان دیوبند کا اہل سنت (بریلویوں) کو کافر و مشرک قرار دینا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز یا مکروہ کہنا، قطعاً غلط باطل محض اور بلا دلیل ہے۔ صرف بغض و عناد اور تعصب کی وجہ سے انہیں کافر و مشرک کہا جاتا ہے۔ ورنہ در حقیقت اہل سنت (بریلوی) حضرات کے عقائد و اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی۔ جس کی بناء پر انہیں کافر و مشرک قرار دیا جا سکے۔ یا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا جا سکے۔

ہمیں امید ہے کہ یہ چند امور جو ہم نے پہلے بیان کیے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز آئندہ چل کر ہمارے ناظرین کے لیے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

اب آیندہ صفحات میں

دیوبندی حضرات اور اہل سنت کا مسلک ملاحظہ فرما کر حق و باطل میں امتیاز کیجئے!

سید احمد سعید کاظمی غفرلہٗ

۱۵ ؍ اکتوبر ۱۹۵۶ء

★

دیوبندیوں کا مذہب

(۱) دیوبندی حضرات کے مقتدا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے شاگرد رشید مولوی حسین علی صاحب ساکن واں بھچراں ضلع میانوالی اور ان کے شاگرد و بعض دیگر علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا۔ بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔ دیکھئے مولوی حسین علی صاحب اپنی تفسیر بلغۃ الحیران[۱] مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بار اول ص ۱۵۷/۱۵۸ پر ارقام فرماتے ہیں۔

اہل سنت کا مذہب

(۱) اہل سنت کے نزدیک علم الٰہی کا منکر خارج از اسلام ہے دیکھئے شرح فقہ اکبر ص ۲۰۱

من اعتقد ان اللہ لا یعلم الاشیاء قبل وقوعھا فھو کافر وان عد قائلہ من اھل البدعۃ

(ترجمہ) جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا۔ وہ کافر ہے۔ اگرچہ اس کا قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو۔

آیہ کریمہ ولیعلم الذین اور اس قسم کی دیگر آیات و احادیث میں مجاہدین و غیر مجاہدین اور مومنین و منافقین کا امتیاز ہی مراد ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو مومنین سے اور غیر مجاہدین کو مجاہدین سے ابھی تک جدا نہیں کیا آیندہ علم الٰہی کے مطابق انہیں الگ کر دیا جائیگا یہاں "علم" سے "تمیز" مراد ہے "فلیعلمن اللہ" بمعنیٰ "فلیمیزن اللہ" کے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے قول "لیمیز اللہ الخبیث من الطیب" میں خبیث کا طیب سے جدا ہونا منصوص ہے ایسے ہی ان آیات میں

---

[۱] اسی تفسیر کے صفحہ ۲ پر آخری سطر یہ ہے ملاحظہ فرمائیے: "یہ تقریریں جو آگے آتی ہیں حضرت صاحب (مولوی حسین علی) نے غلام خاں سے قلمبند کروائی ہیں۔ اور بذاتِ خود ان پر نظر فرمائی ہے۔" بلغۃ الحیران ص ۲ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بار اول

"اور انسان خود مختار ہے نہ
اچھے کام کریں یا نہ کریں"
اور اللہ کو پہلے سے کو علم بھی
نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے
بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے
بعد معلوم ہوگا۔ اور آیات
قرآنی جیسا کہ لیعلم الذین
وغیرہ بھی اور احادیث کے
الفاظ بھی اس مذہب پر
منطبق ہیں۔

۲ . علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے حق میں امکان
کذب کے قائل ہیں دیکھئے ضمیمہ
براہین قاطعہ مطبوعہ ساڈھورہ
صفحہ ۲۷

الحاصل امکان کذب سے مراد
دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے
اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی
فتاوی رشیدیہ جلد اول صفحہ ۱۹ پر
تحریر فرماتے ہیں۔

ذہن میں مولوی حسین علی نے نفی علم الٰہی کی دلیل بنایا ہے)
مومنین و منافقین اور مجاہدین و غیر مجاہدین کا ایک
دوسرے سے الگ ہونا مذکور ہے دیکھئے
بخاری شریف جلد ثانی صفحہ ۳۰۳ پر مرقوم
ہے فلیعلمن اللہ علماً اللہ ذلک انما
ھی بمنزلۃ فلیمیز اللہ کقولہ لیمیز
اللہ الخبیث۔ انتہی
یہ مطلب ہرگز نہیں کہ معاذ اللہ
خدا نے علیم خبیر کو ان کا علم نہیں۔ اللہ
تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے ۔

۱ اہل سنت کہتے ہیں کہ کذب کے
تحت قدرت باری تعالیٰ ہونے
سے بندوں کے جھوٹ کی تخلیق
اور اس کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے
پر قدرت خداوندی کا ہونا مراد ہے
یا یہ مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ بذات
خود صفت کذب سے متصف
ہو سکتا ہے۔ اگر پہلی شق
مراد ہے تو اس میں

[illegible]

دیوبندیوں کا مذہب

پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام و صوفیائے کرام و علماء عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔ اھ

(۳) کبراء علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کریم نے کفار کو اپنی فصاحت و بلاغت سے عاجز نہیں کیا تھا اور فصاحت و بلاغت سے عاجز کرنا علماء دیوبند کے نزدیک کوئی کمال

اہل سنت کا مذہب

آجتک کسی سنی نے اختلاف نہیں کیا پھر یہ کہنا کہ امکان کذب کے مسئلہ میں شمس و عمر سے اختلاف رہا ہے۔ باطل محض اور جہالت و ضلالت ہے اور اگر دوسری شق مراد ہو تو اس سے بڑھ کر شان الوہیت میں کیا گستاخی ہو سکتی ہے۔ کہ معاذاللہ اللہ تعالیٰ کے متصف بالکذب ہونے کو ممکن قرار دیا جائے اہل سنت کے نزدیک ایسا عقیدہ کفر خالص ہے۔

اعاذنا اللہ منہا،

(۳) اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم نے یقیناً اپنی فصاحت و بلاغت سے کفار فصحاء عرب کو عاجز کیا تھا اور قرآن کی یہ شان اعجاز قیامت تک باقی رہے گی جو شخص اس

۱۔ [illegible] ہیں احتمالات ہیں

دیوبندیوں کا مذہب

بھی نہیں، چنانچہ مولوی حسین علی صاحب
تلمیذ رشید مولوی رشید احمد صاحب
گنگوہی اپنی کتاب بلغۃ الحیران مطبوعہ
حمایت اسلام پریس لاہور طبع اول
میں صـ ۱۲ پر لکھتے ہیں :-

"یہ خیال کرنا چاہیئے کہ کفار کو
عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت
سے نہ تھا کیونکہ قرآن خاص
واسطے کفار فصحاء بلغاء کے نہیں آیا
تھا اور یہ کمال بھی نہیں۔"

اہل سنّت کا مذہب

اعجاز قرآنی کا منکر ہے اور
قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت
کو کمال نہیں سمجھتا۔ وہ دشمن
قرآن ملحد و بے دین خارج
از اسلام ہے۔

---

(۴) علماء دیوبند کے نزدیک شیطان
اور ملک الموت کا علم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ
ہے اور شیطان اور ملک الموت
کے لئے محیط زمین کی وسعت علم
دلیل شرعی سے ثابت ہے اور
فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
اس علم کا ثابت کرنا شرک ہے

(۴) اہل سنت کا مذہب یہ ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
مقابلے میں شیطان کے لئے
محیط زمین کا علم ثابت کرنا
اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
ذات اقدس سے اس کی نفی کرنا
بارگاہ رسالت کی سخت توہین ہے
اہل سنت کے نزدیک

دیوبندیوں کا مذہب

دیکھئے براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی و مصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مطبوعہ ساڈھورہ ص ۵۱

۱۔ الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

اسی براہین قاطعہ کے ص ۵۲ پر ہے

اہل سنت کا مذہب

شیطان و ملک الموت کے محیط زمین کے علم پر قرآن و حدیث میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی۔ جو شخص نص کا دعوی کرتا ہے وہ قرآن و حدیث پر نہایت ہی ناپاک بہتان باندھتا ہے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو نصوص قطعیہ کے خلاف کہنا بھی قرآن و حدیث پر افتراء عظیم ہے۔ قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں ہوئی جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں محیط زمین کے علم کی نفی ہوتی ہو۔ بلکہ قرآن و حدیث کے بیشمار نصوص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر چیز کا علم ثابت ہے۔

اہل سنت کا مسلک ہے کہ کسی مخلوق کے مقابلے میں

دیوبندیوں کا مذہب

۲- اعلیٰ علیین میں روح مبارک
علیہ السلام کی تشریف رکھنا
اور ملک الموت سے افضل
ہونے کی وجہ سے ہرگز
ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان
امور میں ملک الموت کے برابر
بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔

(۵) دیوبندی حضرات کا مذہب
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو نہ اپنی عاقبت کا
علم ہے۔ نہ دیوار کے
پیچھے حضور جانتے ہیں اسی
براہین قاطعہ کے صا۵۱
پر ہے۔
"خود فخر عالم علیہ السلام
فرماتے ہیں۔ واللہ
لا ادری ما یفعل
بی ولا بکم۔ اور

اہل سنت کا مذہب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے
علم کی کمی ثابت کرنا حضور کی
شان اقدس میں بدترین
گستاخی ہے۔

---

(۵) اہلسنت کا مسلک یہ ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف
اپنی ہی نہیں بلکہ تمام مومنین و کفار
کی بھی عاقبت کا حال جانتے ہیں
اور زمین و آسمان کا کوئی گوشہ نگاہ
رسالت سے مخفی نہیں۔
واللہ لا ادری والی حدیث
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اپنے اور دوسروں کے انجام کا بے علم
ہونے پر استدلال کرنا انتہائی مضحکہ خیز ہے
کیا قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے لئے عسی ان یبعثک ربک

دیوبندیوں کا مذہب

شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں۔ کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔

اہل سنت کا مذہب

مقاماً محموداً۔ اور وللآخرۃ خیر لک من الاولیٰ وارد نہیں ہوا۔ اور کیا مومنین کے حق میں لیدخل المومنین والمومنات جنات تجری من تحتہا الانہار خلدین فیہا۔ الآیہ قرآن مجید میں موجود نہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ حضور کے علم کی نفی کس بنا پر کی جاتی ہے۔ حدیث لا ادری کے معنی صرف یہ ہیں کہ میں بغیر تعلیم خداوندی کے محض عقل سے نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا

وہی حدیث جو بحوالہ روایت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ پیش کی گئی ہے۔ اس کے متعلق پہلے تو یہ عرض ہے کہ شیخ عبد الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگر اس حدیث کو لکھا ہے تو وہ بطور نقل وحکایات کے تحریر فرمایا ہے اس کو روایت کہنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے

دیوبندیوں کا مذہب

(۶) دیوبندی مولوی صاحبان کے مقتدا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو زید و عمرو، بچوں، پاگلوں، بلکہ تمام حیوانوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دینا۔ ملاحظہ فرمایئے،
حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ص۸
پھر یہ کہ آپکی ذات مقدسہ

اہل سنت کا مذہب

پھر لطف یہ ہے کہ یہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مدارج النبوۃ میں اس روایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں

جواب آنست کہ ایں سخن اصلی ندارد
و روایت بداں صحیح نشدہ

ایسی بے اصل روایتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات علمی کا انکار کرنا اہل سنت کے نزدیک بدترین جہالت و ضلالت ہے۔

(۶) اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شان نبوت کی شدید ترین توہین تنقیص ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے، یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔

(۷) حضرات علماء دیوبند کے نزدیک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانا بیل اور گدھے کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔ دیکھئے علماء دیوبند کی مسلمہ و مصدقہ کتاب صراطِ مستقیم صفحہ ۸۶ مطبوعہ مجتبائی دہلی۔

از وسوسۂ زنا خیالِ مجامعت زوجۂ خود بہتر است و صرف ہمت

اہلِ سنّت کا مذہب

(۷) اہل سنت کے مسلک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک تکمیل نماز کا موقوف علیہ ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کریمہ کو دل میں حاضر کرنا مقصد عبادت کے حصول کا ذریعہ اور وسیلۂ عظمیٰ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک دل میں لانے کو گدھے بیل کے تصور میں غرق ہو جانے سے بدتر کہنا

دیوبندیوں کا مذہب

بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ از استغراق در صورت گاؤ خر خود است

(۸) دیوبند کے مقتدر علماء کے نزدیک لفظ رحمۃ للعلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاصہ نہیں فتاوی رشیدیہ حصہ دوم ص ۹ پر تحریر ہے

استفتاء۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ لفظ رحمۃ للعلمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

الجواب:۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے۔

(۹) علماء دیوبند کے نزدیک قرآن کریم میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مراد لینا عوام کا خیال ہے۔

اہل سنّت کا مذہب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ وہ توہین شدید ہے جس کے تصور سے مومن کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اہلسنت ایسا کہنے والے کو جہنمی اور ملعون تصوّر کرتے ہیں۔

(۸) اہل سنت کے نزدیک رحمۃ للعلمین خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف جمیل ہے۔ اس میں دوسرے کو شریک کرنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو گھٹانا ہے۔

(۹) اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو لفظ خاتم النبیین وارد ہوا ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

ملاحظہ فرمائیے تحذیر الناس ص ۳

مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند،

"بعد حمد و صلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین کہنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ......

ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"

اہل سنت کا مذہب

اس کے معنی منقول متواتر آخر النبیین ہی ہیں جو شخص اس کو عوام کا خیال قرار دیتا ہے۔ وہ قرآن کریم کے معنی منقول متواتر کا منکر ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

(۱۰) دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی حضور کی خاتمیت میں کچھ فرق نہ آئیگا دیکھئے اسی تحذیر الناس کے صـ ۲۸ پر مرقوم ہے

بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔

(۱۱) دیوبندی علما کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اردو زبان کا علم اس وقت حاصل ہوا جب حضور کا معاملہ علماء دیوبند سے ہوگیا۔ اس سے پہلے حضور اردو زبان نہ جانتے تھے۔ دیکھئے

اہل سنت کا مذہب

(۱۰) اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بفرض محال بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں ضرور فرق آئیگا۔ جیسا کہ بفرض محال دوسرا الٰہ پایا جائے تو اللہ تعالیٰ کی توحید میں ضرور فرق آئیگا۔ جو شخص اس فرق کا منکر ہے وہ نہ توحید باری کو سمجھا نہ ختم نبوت پر ایمان لایا۔

(۱۱) اہل سنت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول امر سے ہر زبان کے عالم ہیں۔ جو شخص حضور کے لیے کسی زبان کے علم کو اس اہل زبان سے معاملہ ہونے کے بعد ثابت

دیوبندیوں کا مذہب

براہین قاطعہ میں مولوی خلیل احمد
صاحب انبیٹھوی ص ۲۶ پہ لکھتے ہیں:
مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالے
کی بارگاہ میں بہت ہے کہ صدہا
عالم یہاں سے پڑھ کر گئے
اور خلق کثیر کو ظلمات ضلالت
سے نکالا یہی سبب ہے
کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام
کی زیارت سے خواب میں
مشرف ہوئے تو آپ کو
اردو میں کلام کرتے دیکھ کر
پوچھا کہ آپ کو یہ کلام
کہاں سے آگئی۔ آپ تو
عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علمائے
مدرسہ دیوبند سے ہمارا
معاملہ ہوا۔ ہم کو یہ زبان
آگئی سبحان اللہ اس سے رتبہ
اس مدرسہ کا معلوم ہوا

اہل سنت کا مذہب

کرے اور اس کا مسلک یہ ہو
کہ حضور کو یہ زبان اس وقت
آگئی جب اس زبان والوں
سے حضور کا معاملہ ہوا یعنی
اس سے پہلے حضور اس
زبان کے عالم نہ تھے۔ وہ
شخص کمالات رسالت کو
مجروح کر رہا ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

(۱۲) دیوبندی حضرات کو ایسی خوابیں نظر آتی ہیں جن میں وہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرتا ہوا دیکھتے ہیں اور پھر حضور کو گرنے سے روکتے اور بچاتے ہیں۔ دلیل کے طور پر مولوی حسین علی صاحب شاگرد رشید مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ارشاد بلغۃ الحیران ص ۸ پر دیکھئے۔

ورأیت انہ یسقط فامسکتہ واعصمتہ عن السقوط (ترجمہ)

اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضور گرے جاتے ہیں۔ تو میں نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچا لیا۔

اہل سنت کا مذہب

(۱۲) اہل سنت کا مسلک ہے کہ ذات جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی دوسری چیز مراد نہیں لی جاسکتی جس نے حضور کو دیکھا اس نے لاریب حضور ہی کو دیکھا۔ ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ معاذ اللہ میں نے حضور کو گرتا ہوا دیکھ کر حضور کو گرنے سے بچا لیا۔ وہ بارگاہ رسالت میں نہایت دریدہ دہن گستاخ ہے۔

---

(۱۳) علمائے دیوبند کے مقتدا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں بھی

(۱۳) اہل سنت کے نزدیک لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی کے

دیوبندیوں کا مذہب

لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللہم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی پڑھنے کو اپنے متبع سنت ہونے کا اشارۂ غیبی قرار دے کر پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ دیکھئے روئداد مناظرہ گیا الفرقان جلد ۳ ۱۲ کے صفحہ ۵ پر دیوبندی حضرات کے مایۂ ناز مناظر مولوی منظور احمد صاحب سنبھلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں:۔

یہ پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے مولانا تھانوی کو ایک طویل خط لکھا ہے۔ اخیر میں اپنے خواب کا واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں۔

کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں۔

اہل سنت کا مذہب

خبیث اور ناپاک الفاظ کلمات کفر ہیں خواب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا پڑھنے والے کے مغضوب الٰہی ہونے کی دلیل ہے جو شخص ان کو بے اختیار ادا کرتا ہے وہ غلبۂ شیطانی سے مغلوب ہوکر بے اختیار ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اس سلب اختیار کی نسبت کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف علی تھانوی کے متبع سنت ہونے کی طرف اشارہ کرنے کیلئے اس کے اختیار کو سلب کرلیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کلمات کفریہ اس کی زبان پر جاری کروائے گئے تھے مزید غضب الٰہی اور عذاب علیم اور ذلت کا موجب ہے سبحانک ہذا بہتان عظیم۔

اہل سنت کے نزدیک حالت مذکورہ اغوا اور اضلال شیطان سے ہے جس سے توبہ کرنا فرض ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا
کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے
پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیے
اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف...
پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ
صحیح پڑھا جاتے لیکن زبان سے
بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی
نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس
بات کا علم ہے کہ اسطرح درست
نہیں لیکن بے اختیار زبان
سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار
جب یہی صورت ہوئی تو حضور
کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اور بھی چند شخص حضور کے پاس
تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس
کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کیساتھ ایک
چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے
میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی۔ اور وہ اثر

اہل سنت کا مذہب

اگر خدانخواستہ قائل ایسی حالت
میں توبہ سے پہلے مرجاتے تو ناری
اور جہنمی قرار پائے۔

ناطاقتی بدستور تھا۔ لیکن حالت خواب و بیداری میں
حضور ہی کا خیال تھا۔ لیکن جب حالت بیداری میں
کلمہ شریف کی غلطی پر خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا
کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر
کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاتے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور
پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا
ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علیٰ سیدنا
ونبینا ومولانا اشرف علی۔ حالانکہ اب بیدار
ہوں، خواب نہیں۔ لیکن بے اختیار ہوں۔ مجبور ہوں،
زبان اپنے قابو میں نہیں۔

اس خط میں جو لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صل
علیٰ سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی پڑھنے کا واقعہ لکھا ہوا ہے۔
اس کے جواب میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے جو عبارت لکھی وہ ہم
اسی روئداد مناظرہ گیا سے نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے۔ روئداد مناظرہ گیا ص ۸۷

اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو
وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے

(۱۴) دیوبندی علماء کے پیشوا مولوی
حسین علی صاحب ساکن واں بھچراں

(۱۴) اہل سنت کے مذہب میں یہ کہنا
حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا ہے

دیوبندیوں کا مذہب

ضلع میانوالی کے نزدیک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی
اللہ عنہ کی مطلقہ حضرت زینب رضی اللہ
عنہا سے بغیر عدت گذارے نکاح
کر لیا۔ بلغۃ الحیران صـ ۲۶۷ پر ہے
اور قبل الدخول طلاق دو۔
تو اس عورت پر عدت لازم
نہ ہو گی جیسا کہ زینب کو
طلاق قبل الدخول دی گئی
اور رسول اللہ صلعم نے اس
کو بلا عدت نکاح کر لیا۔

اہل سنت کا مذہب

کہ حضور نے عدت گزرنے سے پہلے
حضرت زینب سے نکاح کر لیا بلکہ حقیقت
یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی
عدت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح تک
نہیں بھیجا جیسا کہ مسلم شریف جلد اول
صـ ۴۶۱ پر حدیث وارد ہے لما انقضت
عدۃ زینب قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لزید فاذکرھا علی الحدیث
یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی
عدت پوری ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت زید سے فرمایا
کہ تم زینب کو میری طرف سے
نکاح کا پیغام دو۔ لہذا جو شخص حضور پر
یہ افتراء کرتا ہے وہ بارگاہ رسالت کا
سخت دشمن اور بدترین گستاخ ہے۔

(۱۵) دیوبندی علماء کے مذہب
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم
بڑے بھائی کی سی کرنی

(۱۵) اہل سنت کے مذہب میں جس
طرح تمام حضرات انبیاء علیہم السلام
اپنی امتوں کے روحانی باپ ہیں

دیوبندیوں کا مذہب

چاہیئے۔ تقویۃ الایمان کے
صد ۳۳ پر ہے۔

سب انسان آپس میں
بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ
ہو وہ بڑا بھائی ہے
سو اس کی بڑے بھائی
کی سی تعظیم کیجیے۔

اہل سنت کا مذہب

اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم بھی اپنی امت کے روحانی
باپ ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو
امہات المومنین فرمایا۔ لہذا حضرات انبیاء
علیہم السلام بالخصوص حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم
ان کی نبوت و رسالت اور ابوۃ روحانیہ
کے موافق کی جاوے گی بڑے بھائی کی
طرح انکی تعظیم کرنا۔ ان کی شان کو گھٹانا
اور ان کے حق میں بدترین قسم کی توہین و
تنقیص کا مرتکب ہونا ہے۔

(۱۶) حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے متعلق مولوی اسمٰعیل صاحب
دہلوی مصنف تقویۃ الایمان
کا عقیدہ یہ ہے کہ معاذ اللہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی
میں مل گئے۔ ملاحظہ فرمائیے:

(۱۶) اہل سنت کے نزدیک انبیاء
علیہم السلام باوجود موت عادی ظاہری
ہونے کے حیات حقیقی کے ساتھ زندہ ہوتے
ہیں اور ان کے اجسام کریمہ صحیح و سالم
رہتے ہیں۔ حدیث شریف میں وارد
ہے۔ ان اللہ حرم علی الارض

دیوبندیوں کا مذہب

تقویۃ الایمان صفحہ ۳۴ پر مرقوم ہے۔
یعنی میں بھی ایک دن مر کر
مٹی میں ملنے والا ہوں

اہل سنت کا مذہب

ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ
حی یرزق مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۲۱
لہذا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ معاذ اللہ
حضور مر کر مٹی میں مل گئے صریح گمراہی ہے
اور حضور کی طرف منسوب کر کے یہ کہنا
کہ معاذ اللہ میں بھی مر کر مٹی میں ملنے
والا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر افترا محض اور شان اقدس میں توہین صریح
ہے۔ العیاذ باللہ۔

(۱۷) مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی
بانیٔ مدرسہ دیوبند کے نزدیک جس طرح
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم متصف
بحیات بالذات ہیں بالکل اسی طرح
معاذ اللہ دجال بھی متصف بحیات
بالذات ہے اور جس طرح حضور صلی
اللہ علیہ وسلم کی آنکھ سوتی تھی۔
دل نہیں سوتا تھا اسی طرح دجال

(۱۷) اہل سنت کے عقیدہ میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کا متصف بحیات
بالذات ہونا حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کا ایسا کمال ہے جو
حضور کے سوا کسی دوسرے
کو حاصل نہیں ہے چہ جائیکہ
دجال لعین کے لئے ثابت ہو۔
اہلسنت تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ

دیوبندیوں کا مذہب

کی بھی آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا۔
ملاحظہ فرمائیے مولوی صاحب مذکور
اپنی کتاب آب حیات مطبع قدیمی
واقع دہلی صفحہ ۱۶۹ پر لکھتے ہیں:۔
چنانچہ آنحضرت صلعم کا کلام
اس ہیچمدان کی تصدیق کرتا ہے
فرماتے ہیں تنام عیناي ولا ینام قلبي
او کما قال لیکن اس قیاس پر دجال کا
حال بھی یہی ہونا چاہیئے۔ اس لئے
کہ جیسے رسول اللہ صلعم بوجہ
منشائیت ارواح مومنین
جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو
چکے ہیں۔ متصف بحیات
بالذات ہوتے۔ ایسے ہی
دجال بھی بوجہ منشائیت
ارواح کفار جسکی طرف ہم
اشارہ کر چکے ہیں متصف
بحیات بالذات ہوگا۔ اور

اہلِ سُنّت کا مذہب

والسلام کی حیات کے قائل ہیں مگر
بالذات حیات سے موصوف ہونا
حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی شان ہے،
اسی طرح آنکھ کا سونا اور دل کا نہ سونا
بھی ایسی صفت ہے جو انبیاء علیہم السلام
کے سوا کسی دوسرے کے لئے کسی
دلیل شرعی سے ثابت نہیں.
چہ جائیکہ قول دجال کو دلیل
شرعی سمجھ کر اس کے لئے بھی یہ وصف
نبوت ثابت کر دیا جائے۔

اہل سنت کے مسلک میں
اسلام حیات اور کفر موت ہے
اس لئے دجال کو اگر منشاء ارواح
کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر
ہونے کی وجہ سے متصف بممات
بالذات ہوگا۔ نہ متصف بحیات
بالذات۔ الحاصل حضور
صلی اللہ علیہ وسلم

دیوبندیوں کا مذہب

اس وجہ سے اس کی حیات قابل انفکاک نہ ہو گی۔ اور موت و نوم میں استتار ہو گا انقطاع نہ ہو گا اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیاد جس کے دجال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھے تھے۔ اپنی نوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جو رسول اللہ صلعم نے اپنی نسبت ارشاد فرمایا۔ یعنی بشہادت احادیث وہ بھی یہی کہتا تھا کہ تنام

عینی ولا ینام قلبی

مقتدائے علماء دیوبند مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کی عبارات میں مقربین بارگاہ ایزدی کی شان میں بیہودہ ذہنی اور بیباکی سے اشد ترین نوع میں تنقیص کے چند نمونے

اہل سنت کا مذہب

کے خصوصی اوصاف دجال کے لئے ثابت کرنا معاذ اللہ تنقیص شان نبوت ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

(۱۸) ۱۔ تقویۃ الایمان میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے صفحہ ۹ پر لکھا:

"اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔"

۲۔ تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱ پر تحریر کیا۔

"ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں۔ اور کسی سے ہم کو کیا کام۔ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا۔ تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے

اہل سنت کا مذہب

(۱۸) ۱۔ اہل سنت کے نزدیک اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ صرف اللہ پر ایمان لانا چاہیے اور کسی پر ایمان لانا جائز نہیں کفر خالص ہے۔ دیکھئے تمام امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جب تک اللہ، ملائکہ آسمانی کتابوں، اللہ کے تمام رسولوں، یوم آخرت اور خیر و شر کے منجانب اللہ مقدر ہونے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہ لائے۔ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔

۲۔ ہر سنی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام کاموں میں متصرف حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں، رسولوں اور اس کے مقرب بندوں سے ہمارا کوئی کام ہی نہ ہو۔ کتاب و سنت میں بے شمار نصوص وارد ہیں، جن کا مفاد یہ ہے کہ ہمیں اپنے کاموں میں محبوبان خداوندی کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

دیوبندیوں کا مذہب

رکھتا ہے۔ دوسرے
بادشاہ سے بھی نہیں
رکھتا اور کسی چوہڑے
چمار کا تو کیا ذکر۔

۳- تقویۃ الایمان ص۱۶ پر تحریر ہے۔
اس کے دربار میں
ان کا تو یہ حال ہے
کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا
ہے۔ تو وہ سب
رعب میں آ کر
بے حواس ہو
جاتے ہیں۔

۴- تقویۃ الایمان کے ص۱۶
پر لکھتے ہیں:-
اس شہنشاہ کی تو یہ
شان ہے کہ ایک

اہل سنّت کا مذہب

دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولو انھم اذ ظلموا انفسہم جاءوک الآیہ کاش وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا آپ کے پاس آجاتے۔" دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون الآیۃ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کر لو۔ دیکھئے ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں سے ہمارا کام وابستہ فرمایا ہے یا نہیں؟

اس عبارت میں جو تمام ما سوی اللہ کو چوہڑے چمار سے تعبیر کیا گیا ہے اہل سنت کے نزدیک یہ ..... مقربین بارگاہ ایزدی کی شان میں بدترین گستاخی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک

۳- اہل سنت کے نزدیک انبیاء کرام یا ملائکہ مقربین پر خوف و خشیت الٰہی کا طاری ہونا تو حق ہے مگر انہیں بے حواس کہنا انکی شان میں بے باکی اور گستاخی ہے۔ العیاذ باللہ!

دیوبندیوں کا مذہب

آن میں چاہے تو
کروڑوں نبی اور ولی
جن اور فرشتے جبرائیل
اور محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی برابر پیدا
کر ڈالے۔

۵۔ تقویۃ الایمان کے ص۲۲ پر ہے
جس کا نام محمد یا
علی ہے وہ کسی
چیز کا مالک و مختار
نہیں۔"

اہل سنت کا مذہب

۴۔ اہل سنت کے نزدیک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل و نظیر کے پیدا کرنے سے قدرت و مشیت ایزدی کا متعلق ہونا محال عقلی ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدائش میں تمام انبیاء سے حقیقتاً اول ہیں اور بعثت میں تمام انبیاء سے آخر اور خاتم النبیین ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس طرح اول حقیقی میں تعدد محال بالذات ہے اسی طرح خاتم النبیین میں بھی تعدد ممتنع لذاتہ ہے اور اس بنا پر قدرت و مشیت خداوندی کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا۔ بلکہ اسی امر محال کا قبیح و مذموم ہونا ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالےٰ کی قدرت و مشیت اس سے متعلق ہو سکے۔

۵۔ اہل سنت کا مذہب ہے کہ ملک
اختیار بالاستقلال تو خاصہ خداوندی ہے،

اور ملک اختیار ذاتی کسی فردِ مخلوق کے لئے ثابت نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اختیار اور اس کی عطا کی ہوئی ملک عام انسانوں کے لئے دلائل شرعیہ سے ثابت اور یہ ایسی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی مخبوط الحواس بھی تامل نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ سمجھدار آدمی اس کا انکار کرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک و مختار نہیں۔ شانِ اقدس میں صریح توہین ہے اور ان تمام نصوص شرعیہ اور ادلہ قطعیہ کے قطعاً خلاف ہے۔ جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ملک اور اختیار ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ تقویۃ الایمان ص۲۲ پر ہے۔

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

۶۔ اہلسنت کا مسلک یہ ہے کہ مقربین بارگاہ ایزدی عبودیت کے اس بلند مقام پر ہوتے ہیں کہ ان کی ذواتِ قدسیہ مظہر صفات ربانی ہو جاتے ہیں اور بمقتضائے حدیث قدسی بی یسمع وبی یبصر ان کا دیکھنا سننا چلنا پھرنا، ارادہ و مشیت سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ میدان تسلیم و رضا کے مرد ہوتے ہیں۔ ان کا چاہنا اللہ کا چاہنا ...... اور ان کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہوتا ہے ایسی صورت میں حضور سید المقربین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا" عظمت شانِ رسالت کے منافی ہے۔ بلکہ مقام نبوت کی توہین و تنقیص ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم صفات الٰہیہ کا مظہر اتم ہیں۔ اور ان کی مشیت مشیت ایزدی کا ظہور ہے۔ تو اس کا پورا نہ ہونا معاذ اللہ مشیت خداوندی کی ناکامی ہو گی۔ یہی توہین نبوت اور کفر خالص ہے اور کمالات انبیاء علیہم السلام کی تنقیص اسی لئے کفر ہے۔ کہ کمالات نبوت قطعاً صفات الٰہیہ کا ظہور ہوتے ہیں"۔

(۱۹) دیوبندی حضرات کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشر کی سی کی جائے بلکہ اس میں بھی اختصار کیا جائے۔

تقویۃ الایمان ص۳۵ پر لکھا ہے۔ یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو وہی کرو۔ سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔

(۱۹) اہل سنت کے نزدیک ہر بزرگ کی تعریف اس کی شان اور مرتبہ کے لائق کی جائیگی حتیٰ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بشر کی سی ہونا تو درکنار ملائکہ مقربین سے بھی زیادہ ہو گی۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ ان سے بلند و بالا ہے۔

(۲۰) دیوبندی علماء کے مذہب میں انبیاء رسل ملائکہ معاذ اللہ سب ناکارے ہیں تقویۃ الایمان ص۱۵/۱۶ پر لکھ دیا "اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز

(۲۰) اہل سنت کے نزدیک محبوبان خداوندی انبیاء کرام رسل و ملائکہ عظام کے حق میں لفظ "ناکارہ" بولنا ان کی شان میں بیہودہ گوئی

دیوبندیوں کا مذہب

لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے۔

اہل سنّت کا مذہب

اور دریدہ دہنی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک

(۲۱) علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق انبیاء و رسل کرام علیہم السلام کی شان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معاذ اللہ چوہڑے چمار سے بھی گری ہوتی ہے۔ تقویۃ الایمان کے ص۸ پر ہے،

اور یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

(۲۱) اہل سنت کے مذہب میں یہ عبارت حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سخت ترین توہین کا نمونہ ہے۔

"ہر چھوٹی اور بڑی مخلوق"، کے الفاظ سے "بڑی مخلوق" کے معنی رسل کرام اور اولیاء عظام کا ہونا متعین ہو گیا ہے کیونکہ "چھوٹی مخلوق" کے لفظ سے چھوٹے مرتبہ کی کل مخلوقات عامہ اور "ہر بڑی مخلوق" کے لفظ سے بڑے مرتبہ کی کل خاص مخلوق کے معنی بغیر تاویل و تامل کے ہر شخص کی سمجھ میں آتے ہیں ظاہر ہے

کہ بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق انبیاءؑ
علیہم السلام ملائکہ کرام اور اولیاء
عظام ہی ہیں۔ اب انہیں بارگاہ
خداوندی میں معاذ اللہ چوہڑے چمار
سے زیادہ ذلیل کہنا جس قسم کی شدید
توہین ہے محتاج تشریح نہیں۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں
اپنے مقرب بندوں کو عباد مکرمون اور
کان عند اللہ وجیہا فرما کر انہیں اپنی
بارگاہ میں بڑی عزت و بزرگی والا اور
ذی وجاہت فرمایا ہے۔ نیز اپنے
پاک بندوں کو منعم علیہم قرار دے کر
اور ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم فرما کر
ان کی شان بڑھائی ہے لیکن اس کے
بالمقابل دیوبندی علماء خصوصاً صاحب
تقویۃ الایمان نے انہیں چوہڑے چمار سے
زیادہ ذلیل قرار دے کر ان کی توہین
و تنقیص کی ہے۔ اہلسنت اس عبارت
کو گندگی اور نجاست تصور کرتے ہیں اور ایسے عقیدہ کو کفر خالص سمجھتے ہیں (اعاذنا اللہ منہ)

دیوبندیوں کا مذہب

(۲۲) حضرات علماء دیوبند کے نزدیک معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گنوار کی بات سنکر بے حواس ہو گئے۔ اسی تقویۃ الایمان کے صـ ۳۱ پر لکھا ہے۔

سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے

اہل سنت کا مذہب

(۲۲) اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ انبیا علیہم السلام کے حواس تمام انسانوں کے حواس سے اقویٰ اور اعلیٰ ہیں۔ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یہ کہنا کہ حضور ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے سخت ترین توہین وتنقیص ہے بارگاہِ نبوت میں۔

---

(۲۳) علماء دیوبند کے مذہب میں فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا جائز ہے مولوی حسین علی صاحب ساکن واں بھچراں اپنی تفسیر بلغۃ الحیران کے صـ ۴۳ پر فرماتے ہیں۔

اور طاغوت کا معنی کلما عبد من دون اللہ فھو الطاغوت اس معنی بموجب جن اور ملائکہ اور رسولوں کو طاغوت بولنا جائز ہوگا

(۲۳) اہل سنت کے نزدیک فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا انکی سخت توہین ہے اور ملائکہ و رسل کرام کی توہین کرنے والا خارج از اسلام ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

(۲۴) دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ صریح جھوٹ کی ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تصفیۃ العقائد مطبوعہ مجتبائی کے صفحہ ۲۵ پر فرماتے ہیں:-

۱- پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔

۲- بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شانِ نبوت، باین معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں،

تصفیۃ العقائد صفحہ ۲۸

اہلِ سنّت کا مذہب

(۲۴) اہل سنت کے نزدیک حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہر قسم کے کذب و معاصی سے علی العموم معصوم ہیں اور ان کے حق میں کسی معصیت کا تصور یا کسی قسم کے دروغ صریح کو ان کے لئے ثابت کرنا عزت و ناموسِ رسالت پر بدترین حملہ ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

(۲۵) حضرات اکابر دیوبند کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے صرف علم میں ممتاز ہوتے ہیں عملی امتیاز انہیں حاصل نہیں ہوتا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تحذیر الناس میں ص۵ پر تحریر فرماتے ہیں۔

انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

(۲۶) علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے چھوٹے بڑے سب بندوں کو بے خبر اور نادان کہتے ہیں۔ دیکھئے تقویۃ الایمان ص۳ پر لکھا ہے

ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان

اہل سنت کا مذہب

(۲۵) اہل سنت کے مذہب میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے جس طرح علم میں ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں جو شخص انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اس امتیاز کا منکر ہے وہ شان نبوت میں تخفیف کا مرتکب ہے۔

(۲۶) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بے خبر اور نادان کہنا بارگاہ نبوت میں سخت دریدہ دہنی ہے اور ایسا کہنا بدترین جہالت اور گمراہی ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

(٢٧) حضرات علماء دیوبند انبیاء علیہم السلام کو اپنی امتوں کا سردار کن معنوں میں مانتے ہیں۔ تقویۃ الایمان ص٣٥ پر لکھا ہے۔

"جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔"

(٢٨) دیوبندی حضرات کے نزدیک مفسرین جھوٹے ہیں مولوی حسین علی صاحب شاگرد رشید مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بلغۃ الحیران ص١٥ پر لکھتے ہیں۔

ادخلوا الباب سجدا باب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے جو کہ نزدیک تھی۔ اور یہ باقی تفسیروں کا کذب ہے۔

(٢٩) علماء دیوبند کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب اور اس کے مقتدی وہابیوں کے عقائد عمدہ تھے۔ فتاوی رشیدیہ

اہل سنت کا مذہب

(٢٧) اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو اپنی امت پر وہ سرداری حاصل ہے جو کسی مخلوق کیلئے ثابت کرنا توہین رسالت ہے۔

(٢٨) اہل سنت کے عقیدہ میں تفسیروں کو کذب کہنے والا خود کذاب ہے۔

(٢٩) اہل سنت کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب باغی خارجی بے دین و گمراہ تھا۔

دیوبندیوں کا مذہب

حصہ اول ص۱۱۱ پر ہے:۔

سوال، وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہلِ نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔ **الجواب** محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے۔ اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی۔ مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے۔ ان میں فساد آگیا۔ اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی حنبلی کا ہے۔

"رشید احمد گنگوہی"

اہل سُنّت کا مذہب

اس کے عقائد کو عمدہ کہنے والے اسی جیسے دشمنانِ دین ضال و مضل ہیں۔

---

(۳۰) مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پیشوائے علماء دیوبند کے نزدیک کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس کے سب مسائل صحیح ہیں۔ اس کا رکھنا پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے

(۳۰) اہل سنت مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کی کتاب "تقویۃ الایمان" کو تمام انبیاء کرام و اولیاء عظام کی توہین و تنقیص کا مجموعہ قرار دیتے ہیں۔ در حقیقت

دیوبندیوں کا مذہب

ملاحظہ ہو فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص ۱۱۳، ۱۱۴

سوال تقویۃ الایمان میں
کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابل
عمل نہیں یا کل اس کے مسائل
صحیح ہیں......
الجواب بندہ کے نزدیک سب
مسائل اس کے صحیح ہیں.....
تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرے،
اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ
اول صفحہ ۶ پر ہے :-
اور کتاب تقویۃ الایمان
نہایت عمدہ کتاب ہے اور
رد شرک و بدعت میں
لاجواب ہے استدلال
اس کے بالکل کتاب اللہ
واحادیث سے ہیں۔
اس کا رکھنا اور پڑھنا اور
عمل کرنا عین اسلام ہے

اہل سنت کا مذہب

یہ محمد بن عبد الوہاب نجدی
کی کتاب التوحید کا خلاصہ ہے
جس میں تمام امت محمدیہ
علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ
کو کافر و مشرک کہا گیا ہے،
اور دل کھول کر خدا کے مقدس
اور محبوب بندوں کی شان
میں گستاخیاں کی گئی ہیں۔

دیوبندیوں کا مذہب

(۳۱) دیوبندی علماء کرام یاشیخ عبدالقادر کہنے والوں کو کافر مرتد ملعون جہنمی کہتے ہیں پھر جو شخص جان بوجھ کر انہیں ایسا نہ کہے۔ اس کو بھی ویسا ہی کافر مرتد ملعون جہنمی اور زانی قرار دیتے ہیں اور ان کے نکاح کو باطل سمجھتے ہیں ملاحظہ فرمائیے فتوی مندرجہ بلغۃ الحیران ص ۲

یاشیخ عبدالقادر یا خواجہ شمس الدین پانی پتی چنانچہ عوام می گویند شرک وکفر است

فتوی مولانا مرتضی حسن صاحب ناظم تعلیم دیوبند بحوالہ پرچہ اخبار امرتسر ۱۳ر اکتوبر ۱۹۲ء

ان عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر، مرتد، ملعون جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی مرتد و کافر ہے۔

اہل سنّت کا مذہب

(۳۱) اہل سنت کے نزدیک صحت اعتقاد کے ساتھ یاشیخ عبدالقادر جیلانی اور اس قسم کے تمام الفاظ ندا کہنا جائز ہیں۔ جو شخص کہنے والوں کو کافر، مرتد ملعون جہنمی اور زانی قرار دیتا ہے۔ وہ اکابر اولیاء امت کی شان میں گستاخی کر کے خود ملعون جہنمی اور زانی ہے

پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی ایسا ہی ہے۔ کوکب یمانی علے اولاد الزدانی کوکب یمانین علی البجلان والنحراطین۔ توضیع المراد لمن تخبط فی الاستمداد۔ کالا کافران کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد رکھنے والے کالے کافر ہیں۔ ان کا نکاح کوئی نہیں۔ سب زانی ہیں۔

---

(۳۲) علماء دیوبند کے نزدیک بزرگان دین کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کی مخلوق مان کر اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوت تسلیم کر کے انہیں اپنا سفارشی سمجھنے والے اور ان کی نذر و نیاز کرنے والے (گویا صحابہ کرام سے لیکر آج تک کے تمام مسلمان، اولیاء، علماء مجتہدین، صالحین) سب کافر و مرتد اور ابوجہل کی طرح مشرک ہیں۔ تقویۃ الایمان صد ۴۲ پر مرقوم ہے۔
کافر بھی اپنے بتوں کو

(۳۲) اہل سنت کے نزدیک ایسے لوگوں کو کافر و مشرک کہنا خود کفر و شرک کے وبال میں مبتلا ہونا ہے۔ مقربین بارگاہِ خداوندی کے لئے مفید بالاذن تصرف طاقت و قدرت اور سفارش ثابت کرنا حق اور درست ہے اور اس کا انکار موجب ضلال اور باعث نکال ہے۔

اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے۔ بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا
بندہ سمجھتے تھے۔ اور ان کو ان کے مقابل کی طاقت ثابت
نہیں کرتے تھے۔ مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز
کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک
تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا
بندہ و مخلوق ہی سمجھے۔ سو ابوجہل اور وہ شرک میں
برابر ہے۔

(۳۳) اکابر علماء دیوبند کے
حسب ذیل عقائد و مسائل
مندرجہ ذیل عبارات و حوالجات
منقولہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
علم غیب کا عقیدہ رکھنا صریح شرک ہے

۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے
بہر حال ناجائز ہے۔

۳۔ تاریخ معین پر قبروں پر جمع
ہونا بغیر لغویات کے بھی گناہ ہے۔

۴۔ متبع سنت اور دیندار کو وہابی
کہتے ہیں۔

(۳۳) اہل سنت و جماعت
کے عقائد
حسب ذیل ہیں۔

۱۔ باعلام خداوندی رسولوں کے
لئے علم غیب حاصل ہونے کا
عقیدہ عین ایمان ہے۔

۲۔ اہل سنت کے نزدیک بغیر وجوب
التزام کے عقیدہ کے التزام کے
ساتھ عرس کرنا جائز ہے۔ اور
بلا التزام بھی جائز ہے۔

۳۔ تاریخ معین پر مزارات اولیاء اللہ پر
مسلمانوں کی حاضری اور بزرگوں

۵۔ تیجہ وغیرہ ناجائز ہے
قرآن شریف و کلمہ طیبہ
اور درود شریف پڑھ کر ثواب
پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا
سب ناجائز ہے۔

۶۔ چالیسواں اور گیارہویں
بھی بدعت ہے۔

۷۔ کھانے یا شیرینی وغیرہ پر
فاتحہ پڑھنا بدعت اور گمراہی ہے
اور ایسا کرنے والے سب بدعتی
اور گمراہ ہیں۔

کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا
اہل سنت کے عقائد کی رو سے
نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے
بشرطیکہ وہاں فسق و فجور اور
معصیت نہ ہو۔

۴۔ اہل سنت کے نزدیک محمد
بن عبدالوہاب کے متبعین کو وہابی
کہتے ہیں جن کے عقائد کی رو سے
صرف وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان
کے ہم مسلک اور ہم مشرب ہوں۔
باقی تمام مسلمانوں کو وہ کافر و مشرک
اور مباح الدم کہتے ہیں۔

۵۔ اہل سنت کے نزدیک تیجہ
وغیرہ اور قرآن شریف و کلمہ طیبہ و
درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ارواح مومنین کو پہنچانا اور
چنے تقسیم کرنا سب جائز اور موجب رحمت و برکت ہے۔
بشرطیکہ یہ امور خلوص اعتقاد اور نیک نیتی سے کئے
جائیں۔

۶۔ چالیسواں۔ گیارہویں شریف

۱۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۴۱
پر ہے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ
آپ کو علم غیب تھا صریح
شرک ہے۔ فقط

۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے
بدعت اور نادرست ہے۔

۳۔ تعیین تاریخ سے قبروں پر
اجتماع کرنا گناہ ہے۔ خواہ
اور لغویات ہوں یا نہ ہوں۔

۴۔ اس وقت اور ان اطراف میں
وہابی متبع سنت اور دیندار
کو کہتے ہیں۔

اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر
فاتحہ پڑھنا سب جائز اور
باعث اجر و ثواب ہے۔
اور ایسا کرنے والے مسلمان
صحیح العقیدہ اہل سنت و
جماعت ہیں۔ ان کاموں کو
بدعت قرار دینا اور ان
کاموں کے کرنے والے
سُنّی مسلمان کو بدعتی کہنا
سخت گناہ اور بدعت و
ضلالت ہے۔

۵۔ نیز فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص ۱۰۱ پر ہے:۔
کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ
فی زمانہ رواج ہے کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو اس کے عزیز و اقارب
اس روز یا دوسرے روز یا تیسرے روز یا کسی اور روز جمع ہو کر
مسجد یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف
وغیرہ پڑھ کر بلا تعیین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا متوفی کو بخشتے
ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح پر جمع ہونا اور

قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا
درست ہے یا نہیں۔ بینوا بالکتاب
توجروا یوم الحساب مزین بمہر فرمائیں
الجواب:۔ صورت مسئولہ کا یہ
[illegible] ہونا عزیز و اقارب وغیرہم
کا واسطے پڑھنے قرآن مجید کے یا
کلمہ طیبہ کے جمع ہو کر روز وفات
میت کے یا دوسرے روز یا
تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے
شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں

۶۔ اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ
سوم صـ ۹۲ پر ہے۔

سوال۔ مرنے کے بعد چالیس روز
تک روٹی ملا کو دینا درست ہے یا نہیں؟
الجواب:۔ چالیس روز تک
روٹی کی رسم کر لینا بدعت ہے۔
ایسے ہی گیارہویں بھی بدعت ہے۔
بلا پابندی رسم و قیود ایصال ثواب
مستحسن ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ

اعلم ۔ بندہ رشید احمد گنگوہی

۷۔ اس کے علاوہ فتاویٰ رشیدیہ حصہ
دوم صـ۱۵۰ پر ہے ۔

مسئلہ: فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر
یا شیرینی پر بروز جمعرات کے
درست ہے یا نہیں ؟

الجواب :۔ فاتحہ کھانے
یا شیرینی پر پڑھنا بدعت
ضلالت ہے ۔ ہرگز نہ کرنا
چاہیئے ۔ فقط ۔

رشید احمد

(۴۳) دیوبندی صاحبان کے نزدیک
بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی
ہے ۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم
صـ۴ پر ہے :۔

سوال ۔ بدعتی کے پیچھے نماز
ہوجاتی ہے یا نہیں ؟ الجواب
مکروہ تحریمہ ہے کذا فی در المختار
باب الامامۃ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴۳) اہل سنت کا مسلک یہ ہے
کہ عرس و میلاد کرنے والوں اور
کھانے یا شیرینی وغیرہ پر
فاتحہ پڑھنے والوں اور گیارہویں
کرنے والوں کو بدعتی کہنا اور
ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو
مکروہ تحریمہ جاننا سخت گناہ
اور بدترین قسم کی گمراہی ہے ۔

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ
اور اسی فتاوی رشیدیہ حصہ سوم کے
صفحہ ۵۱ پر ہے۔
سوال جمعہ کی نماز جامع مسجد
میں باوجودیکہ امام
بدعقیدہ ہے پڑھے یا
دوسری جگہ پڑھے۔
الجواب جس کے عقیدے
درست ہوں اس کے
پیچھے نماز پڑھنی چاہیئے۔

اہل سنت کے نزدیک فی زمانہ
عرس و فاتحہ کرنے والوں ہی
کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے،
ان کے مخالفین مذکورین کے
پیچھے جائز نہیں۔

(۳۵) اکابر حضرات علماء دیوبند کے
نزدیک کوئی مجلس میلاد اور
کوئی عرس کسی حال میں درست
نہیں مولوی رشید احمد صاحب
گنگوہی فتاوی رشیدیہ حصہ دوم
صفحہ ۱۵۰ پر ارقام فرماتے ہیں۔
مسئلہ انعقاد مجلس میلاد
بدون قیام بروایات صحیحہ
درست ہے یا نہیں؟

(۳۵) اہل سنت کے مذہب میں
مجلس میلاد پاک افضل ترین
مندوبات اور اعلیٰ ترین
مستحسنات سے ہے اور
اعراس بزرگان دین بھی
اہلسنت کے نزدیک منجملہ مستحبات
ہیں جو شخص یہ کہتا ہے کہ
بزرگان دین کے عرس میں
کوئی لغویت اور امر ممنوع

بینوا و توجروا۔ رقیمہ نیاز محمد
امتیاز علی طالب علم مدرسہ
قصبہ سہنپور جواب طلب مع
حوالہ کتب۔ فقط

انعقاد مجلس میلاد بہر حال
ناجائز ہے۔ تداعی امر مندوب
کے واسطے منع ہے۔ فقط۔
واللہ تعالیٰ اعلم۔ اگر پڑھو گے
حوالہ کتب معلوم ہو جائیں گے
نہ پڑھو گے تو تقلید سے عمل
کرنا۔ فقط والسلام۔
کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

سوال: جس عرس میں صرف
قرآن شریف پڑھا جائے
اور تقسیم شیرینی ہو جائز ہے
یا نہیں؟

الجواب

کسی عرس اور مولود شریف
میں شریک ہونا درست نہیں
اور کوئی سا عرس اور مولود
نہ ہو تب بھی ناجائز اور بدعت
ہے۔" وہ بزرگان دین کا
سخت معاند اور ان کے
فیوض و برکات سے محروم اور
خائب و خاسر ہے۔

اسی طرح میلاد شریف
کو بہر حال ناجائز و بدعت
قرار دینا حتیٰ کہ سلام و قیام
نہ ہو اور روایات موضوعہ
نہ ہوں بلکہ صحیح روایتوں کے
ساتھ میلاد شریف
پڑھا جائے تب بھی اسے
ناجائز اور بدعت و حرام کہنا
اہل سنت کے نزدیک
بارگاہ رسالت سے بغض و عناد
کی روشن دلیل ہے۔

درست نہیں۔ فقط واللہ
تعالیٰ اعلم۔ بندہ رشید احمد
گنگوہی عفی عنہ فتاوی رشیدیہ
حصہ سوم ص ۹۴

مسئلہ محفلِ میلاد میں جس
میں روایاتِ صحیحہ پڑھی
جاویں اور لاف و گزاف
اور روایاتِ موضوعہ
اور کاذبہ نہ ہوں شریک
ہونا کیسا ہے۔ الجواب
ناجائز ہے بسبب اور
وجوہ کے فقط رشید احمد
فتاوی رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۵۵

(۲۶) دیوبندی علماء کے نزدیک
بروایاتِ صحیحہ محرم میں حضرات
حسنین علیہما السلام کی شہادت
کا بیان شربت اور دودھ پلانا
سبیل لگانا سب حرام ہے ملاحظہ
فرمائیے فتاوی رشیدیہ حصہ سوم ص ۱۱۳

(۲۶) اہل سنت کے مسلک میں روایات
صحیحہ کے ساتھ محرم وغیرہ میں
حضرات حسنین علیہما السلام کا
ذکرِ شہادت باعثِ رحمت و
برکت ہے۔ اسی طرح شہداء
کرام کو ایصال ثواب کے لئے

سوال۔ محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا بروایات صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔

شربت دودھ وغیرہ پلانا سب جائز اور مستحسن ہے تشبہ بالروافض کی آڑ لے کر ان امور مستحسنہ کو ناجائز و حرام کہنا مسلمانوں کو حصول خیر و برکت سے محروم رکھنا ہے۔

(۳۷) اکابر علماء دیوبند کے مذہب میں ہندوؤں کے سودی روپے سے جو پانی پیاؤ سبیل لگائی جائے اس کا پانی پینا مسلمانوں کے لئے جائز ہے۔ دیکھئے فتاوی رشیدیہ حصہ سوم

(۳۷) اہل سنت کے نزدیک یہ امر اہل بیت اطہار خصوصاً سیدنا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ عداوت قلبی کی بیّن دلیل ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی فاتحہ کے شربت کو تشبہ بالروافض کی

صفحہ ۱۱۴ پر ہے
سوال ہندو جو پیاؤ پانی کی
لگاتے ہیں. سودی روپیہ
صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا
پانی پینا درست ہے یا نہیں؟
الجواب. اس پیاؤ سے
پانی پینا مضائقہ نہیں فقط
واللہ تعالیٰ اعلم. رشید احمد
گنگوہی عفی عنہ
دیوبندی حضرات کے مسلک میں
ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی کی پوریاں
وغیرہ مسلمانوں کے لئے کھانا حلال
طیب ہے. فتاوی رشیدیہ حصہ دوم
صفحہ ۱۲۳ پر مرقوم ہے.
مسئلہ ہندو تہوار ہولی یا
دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم
یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا
اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے
ہیں ان چیزوں کا لینا اور

آنڈے کر حرام کہا جائے اور اس کے
بالمقابل تشبہ بالہنود سے آنکھیں
بند کر کے ہندوؤں کے مشرکانہ
تہوار ہولی، دیوالی کی پوری
کچوری کو جائز و حلال قرار دیا
جائے. نیز اہل سنت اس بات
کو اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ بدترین دشمنی
تصور کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ
السلام کو ایصال ثواب کے لئے
لگائی ہوئی سبیل کے پانی کو ناجائز
سمجھا جائے اور اس کے مقابلہ
میں ہندوؤں کے سودی روپے
سے لگائے ہوئے پیاؤ کا پانی
حلال طیب جائز اور پاک مانا جائے
مقام تعجب ہے کہ تشبہ بالروافض
تو ملحوظ ہے اور تشبہ بالکفار و
المشرکین بالکل نظر انداز کر دیا جائے
اہل انصاف غور فرمائیں کہ

کھانا استاد یا حاکم و نوکر مسلمان کو
درست ہے یا نہیں ؟

الجواب:۔ درست ہے ۔ فقط

(۳۸) علمائے دیوبند کے پیشوایان کرام
کے مذہب میں زاغ معروفہ
(مشہور کوا جو عام طور پر پایا جاتا ہے)
کھانا ثواب ہے۔ فتاوی رشیدیہ
حصہ دوم صفحہ ۱۳۰ کو دیکھئے اس پر
لکھا ہے:۔

مسئلہ:۔ جس جگہ زاغ
معروفہ کو اکثر حرام جانتے
ہوں اور کھانے والے کو
برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ
اس کوا کھانے والے کو کچھ
ثواب ہوگا یا نہ ؟ ثواب
ہوگا نہ عذاب ؟

الجواب۔ ثواب ہوگا۔
فقط رشید احمد

یہ عداوت حسین نہیں تو کیا ہے ؟
العیاذ باللہ والیہ المشتکی۔

(۳۸) اہل سنت کا مذہب یہ ہے
کہ پاک غذا پاک لوگوں کے
لئے ہے۔ اور خبیث و
ناپاک غذا خبیثوں اور
ناپاکوں کے لئے ہے،
زاغ معروفہ (مشہور کوا)
حرام اور خبیث ہے جس کا
کھانا مومنین طیبین کے لئے
جائز نہیں۔ کوا کھانے
والے حرام خور اور عذاب
آخرت کے سزاوار ہیں۔

(۳۸) علماء دیوبند کی نظر میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے "ثانی" ہیں

ملاحظہ فرمایئے مرثیہ مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی مطبوعہ ساڈھورہ ص ۶ سے

زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانیِ اسلام کا ثانی

(۳۹) اہل سنت کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم لاثانی و بے نظیر ہیں اور مرثیہ کا زیرِ نظر شعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تنقیص ہے

اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانیِ اسلام کا ثانی کہا گیا ہے۔

"بانیِ اسلام" سے مراد اللہ تعالیٰ ہوگا۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

لہٰذا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے ثانی ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے!

ظاہر ہے کہ یہ گنتی اور شمار کا موقع نہیں۔ اس لیے تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو اللہ تعالیٰ یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل قرار دے کر خدا و رسول کی شان میں توہین کی!

تعجب ہے کہ اگر آج کسی جاہل آدمی کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ثانی کہہ دیا جائے تو دیوبندیوں کے دل میں فوراً درد پیدا ہوگا کہ "اف" ہمارے مقتداؤں کی توہین ہوگئی۔ لیکن یہ خود ایک مولوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی کہیں تو انہیں توہینِ رسول کا قطعاً

احساس نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسے توہین آمیز کلام کی تاویلات فاسدہ میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے لگتے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(۴۰) دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے حقیر اور چھوٹے سے کالے غلاموں کا لقب "یوسف ثانی" ہے۔ دیکھئے مرثیہ مولوی محمود الحسن صاحب ص ۱۱

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ہے لقب یوسف ثانی

(۴۰) اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ کسی کو وصف عیب سے تعبیر کر کے یوسف ثانی اس کا لقب قرار دینا سیدنا یوسف علیہ السلام کی شان میں توہین و تنقیص ہے۔ "عبید سود" کے معنی ہیں کالے رنگ کے حقیر اور چھوٹے غلام جن کو دوسرے لفظوں میں "کالے غلٹے" بھی کہا جا سکتا ہے۔ اگر کسی نے کسی کو یوسف ثانی سے تعبیر بھی کیا ہے تو اس کے حسن کو تسلیم کر کے اور اسے حسین قرار دے کر کہا ہے۔ لیکن اس شعر میں تو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے غلاموں کو "عبید سود" "کالے غلٹے" کہہ کر اور ان کے حقیر و صغیر ہونے کا اظہار کر کے پھر انہیں سیاہ فام ماننے کے بعد ان کا لقب یوسف ثانی رکھا ہے۔ جس میں جمالِ یوسفی کی صریح توہین ہے۔ العیاذ باللہ!

(۴۱) دیوبندی مسلک میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی مسیحائی سیدنا عیسیٰ بن مریم کی مسیحائی سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ دیکھئے مرثیہ

(۴۱) اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا توہین نبوت ہے۔

مصنفہ مولوی محمود الحسن صاحب
دیوبندی صفحہ ۳۳ سے

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

اس شعر میں مردہ اور زندہ سے حقیقی مردہ اور زندہ مراد ہو یا مجازی ۔ ہر صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے ۔ اس لئے کہ مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی سے مقابلہ کیا گیا ہے اور پھر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مسیحائی پر ترجیح دی گئی ہے جو سیدنا مسیح ابن مریم علیہما السلام کی شان میں صریح گستاخی ہے ۔

(۴۲) دیوبندی حضرات کے نزدیک کعبہ میں بھی گنگوہ کا رستہ تلاش کرنا چاہیے ۔ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی اپنے تصنیف کردہ مرثیہ کے صفحہ ۱۳ پر ارشاد فرماتے ہیں :-

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے شوق و ذوق عرفانی

[illegible] کعبہ معظمہ تمام دنیا [illegible] مرجع اور سب کے ایمان و عرفان کا گہوارہ ہے ہر مومن کا دل خود بخود اس کی طرف کھنچتا ہے خصوصاً عارف باذوق پر کعبہ کے تقدس و حسن و جمال اور اس کے انوار و تجلیات کا انکشاف ہوتا ہے ۔ ایسی صورت میں جو لوگ کعبہ میں پہنچ کر بھی گنگوہ کا رستہ ڈھونڈھتے ہیں وہ علم و عرفان اور ذوق و شوق سے قطعاً محروم ہیں ۔ کعبہ میں پہنچنے کے بعد گنگوہ کا متلاشی ہونا یقیناً کعبۂ مطہرہ کی عظمت شان کو گھٹانا ہے ۔

ناظرین کرام: تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے موجود ہیں، اب آپ کو اختیار ہے جسے چاہیں پسند فرمائیں۔ میں اپنے معبود حقیقی رب کائنات مجیب الدعوات جل مجدہٗ سے بصد تضرع وزاری دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ وھو یھدی الی صراط مستقیم وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ واولیاء ملتہ وعلماء امتہ اجمعین۔

سید احمد سعید کاظمی غفرلہٗ

۲۰ مئی ۱۹۵۶ء

الکاتب عبدالنبی المختار عبدالغفور جمیل مقبول پوری، انوار العلوم ملتان